Postal Reg. No. PB\0151\2003 TO 2005

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 52

شمارہ 30

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

ایڈیٹر
منصور احمد

28 جمادی الاول 1423 ہجری 29 وفا 1382 ہش 29 رجولائی 2003ء

1794.
Moulvi Nazir Ahmad Mubashir,
C/O Ashok Mohd. Sb.
P.O. Barnoh,
Dt. Una. (Himachal)

اخبار احمدیہ

قادیان 26 جولائی 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور انور نے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 1903 کی پیشگوئیاں اور ضروری نصائح فرمائیں۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بھی فضل اور احسان ہے کہ اسنے ایم ٹی اے جیسی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اور آج دنیا کے کونے کونے میں احمدی گھر بیٹھے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں

دعاؤں سے ہی ہمارے سب کام سنورتے ہیں اور دعاؤں سے ہی ہر قسم کے فیوض و برکات نصیب ہوتے ہیں جلسے کے ان ایام میں کثرت کے ساتھ دعائیں کریں۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 25 جولائی 2003 بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ لندن)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ انگلستان اپنا 37 واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے جو آج سے شروع ہو رہا ہے خدا کرے اس جلسے کی روایات بھی ہمیشہ کی طرح وہی رہیں جو 112 سال قبل حضرت مسیح موعودؑ نے جاری فرمائی تھیں اور اس للّٰہی جلسے کو عام دنیوی میلوں اور تماشوں سے الگ ایک ایسا جلسہ [illegible] یا تھا جسکا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے اس مختصر سی تمہید کے بعد حضور نے احباب کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند ایسے ارشادات پیش فرمائے جن میں ان جلسوں کی اغراض بیان فرماتے ہوئے ان کے انتظام اور ان میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیوی میلوں کی طرح خواہ مخواہ اسکا التزام لازم ہے بلکہ اسکا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے ...... یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشہ نہیں ہے ...... قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کیلئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں......

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے اور دعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الحمد للہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ یہ پیاری جماعت اس عشق و محبت کی وجہ سے اور اس تعلیم و تربیت کی وجہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری کی ہے آپکی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک تڑپ کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہونے کیلئے اور جلسہ میں شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں لوگ اور جہاں خلیفۃ المسیح موجود ہوں وہاں تو ضرور آنا چاہتے ہیں اور بڑی تڑپ کے ساتھ بڑے اخراجات کر کے آتے ہیں لیکن حالات کی وجہ سے باوجود خواہش اور تڑپ کے لاکھوں کروڑوں احمدی ایسے بھی ہیں جو پر شکستہ اور اپنی خواہشوں کو دبائے بیٹھے ہیں اور اس جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بھی فضل اور احسان ہے کہ اس نے ایم ٹی اے جیسی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اور آج دنیا کے کونے کونے میں احمدی گھر بیٹھے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں اور اس شکر کے ساتھ بے اختیار اس تیز گام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے لئے بھی دعا نکلتی ہے جس نے اس نعمت کو ہم تک پہنچانے کیلئے بے انتہا کوشش کی اور اس کو کامیاب کیا اللہ تعالیٰ جماعت کے اس محبت کے جذبے کو جو خدا رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے جماعت کو خلافت سے ہے ہمیشہ قائم رکھے اور اس میں اضافہ کرتا چلا جائے اسمیں کبھی کمی نہ آئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کے خالص للّٰہی جلسہ ہونے کی خواہش اور دعا کی ہے جس میں ہماری روحانی اور علمی ترقی کی باتوں کے علاوہ تربیتی امور کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے اور اس کا ایک بہت بڑا مقصد جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا آپس میں محبت و اخوت کا رشتہ قائم کرنا بھی ہے ایک دوسرے کا خیال رکھنا ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا اپنے بھائی کیلئے اگر ضرورت پڑے تو اپنا حق چھوڑنے کا حوصلہ رکھنا بھی آپس میں محبت و اخوت کو بڑھانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

حضور نے فرمایا گذشتہ خطبہ میں بھی میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو خوش خلقی اور خوش مزاجی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور اسکا مظاہرہ کرنا چاہئے ایک دوسرے کی تکلیف کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور زیادہ سے زیادہ برداشت کا مادہ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن یہ معیار کس طرح پیدا ہوں کس طرح ایک دوسرے کی خاطر قربانی دی جائے اس بارہ میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا۔

اسکے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 1903 کے الہامات جن میں جماعت کی ترقی کی پیش خبریاں ہیں پیش فرمائے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں ترقیات کے نظارے دکھا بھی رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی دکھائے گا۔ ہر الہام اور پیشگوئی اپنے وقت پر پوری بھی ہوئی ہے جس سے ہمنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان بھی دیکھے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوں گی یہ الٰہی تقدیر ہے اور بہر حال اس نے غالب آنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے غلاموں کے ذریعہ سے ہی اسلام کا غلبہ تمام دنیا پر ہونا ہے پس ان خوشخبریوں کے ساتھ کمر ہمت کس لیں اور دعاؤں پر بھی بہت زیادہ زور دیں بہت بڑی ذمہ داری ہے ہم پر۔ اس کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 1903 کے بعض الہامات بیان فرمائے۔ فرمایا

اپریل 1903 کا الہام ہے رب انی مظلوم فانتصر فسحقھم تسحیقا۔

اے میرے رب میں ستم رسیدہ ہوں میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال فرمایا یہ دعا آجکل ہم میں سے ہر ایک احمدی کو کرنی چاہئے۔ اس پر بہت توجہ دیں۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے انتہا رویا، الہامات، پیشخبریاں ہیں جنہیں ہم نے نہ صرف پورا ہوتے دیکھا ہے بلکہ کئی کئی مرتبہ پورے ہوتے دیکھا ہے مثلاً سحقھم تسحیقا کا نشان ہی ہے اس کی وجہ سے ہم نے کئی دفعہ دشمن کو پستے دیکھا اسکی خاک اڑتے دیکھا اسکی نسلوں پر بھی وبال آتے دیکھے تو کئی ایسے نشانات ہیں جن کے ذریعہ کئی دفعہ ہمارے ایمانوں کو تقویت ملی ہے اور آپ کی پیشگوئیوں پر ایمان اور یقین بڑھتا ہی چلا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہ پوری ہوں گی اور پوری ہوتی چلی جائیں گی لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

باقی صفحہ (16) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

’مجھے جو اپنی کتاب پسند ہے وہ "Revelation" انگریزی والی ہے‘

’اس میں مَیں نے اپنی زندگی کے تجربات کا نچوڑ پیش کر دیا ہے‘

اطفال الاحمدیہ کی حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے ملاقات

۱۴؍نومبر ۱۹۹۹ء کو یو۔کے، کے بعض مقامی اطفال کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی جس میں بچوں نے مختلف سوالات کئے جن کے حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت آسان اور عام فہم انداز میں جوابات ارشاد فرمائے۔ ذیل میں اس دلچسپ مجلس کے چند منتخب سوال و جواب ہدیہ قارئین ہیں۔

سوال: مَیں خدا سے کیا دعا کروں کہ وہ مجھے ماں باپ کا کہنا ماننے کی توفیق دے؟

جواب: یہی دعا جو تم کر رہے ہو اور کیا دعا ہوگی اس کی۔ اللہ میاں مجھے کہنا ماننے کی توفیق دے۔ جب دعا مانگو تو کوشش بھی کرنی ہوگی۔ یہ تو نہیں کہ سارا دن ماں باپ کو تنگ کرو اور رات کو دعا مانگا کرو۔ جب دعا مانگتے ہو تو پہلا اثر دل کا ہوتا ہے۔ اگر سچے دل سے دعا مانگی تو خود بخود تمہیں توفیق مل جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے بچے سے استفسار فرمایا: کیا تم اپنے ماں باپ کے فرمانبردار ہو؟

بچے نے جواب دیا کبھی کبھی!

حضور نے فرمایا: جب کبھی کبھی مانتے ہو تو پھر دعا کیسی۔ دعا کرو اللہ میاں مجھے ہمیشہ ماں باپ کی بات ماننے کی توفیق دے۔ پھر جب خیال آئے کہ نافرمانی کرنی ہے اسی وقت اپنی دعا یاد کر لیا کرو۔

☆ ☆ ☆

سوال: حضور آپ نے کتنی کتابیں لکھی ہیں؟ ان کتابوں میں آپ کی سب سے پسندیدہ کتاب کونسی ہے؟

جواب۔ جو مَیں نے کتابیں لکھی ہیں، ساری لکھی نہیں ہیں۔ خطبات جو ہیں ان کی کتابت ہوتی ہے ان کی کتابیں بن جاتی ہیں۔ خاص طور پر جلسے وغیرہ کی تقریریں اور لکھے ہوئے خطبات اکٹھے کئے جائیں اور ان کو کتاب بنایا جائے تو بہت بڑی کتاب بن جائے گی۔ لیکن مجھے جو اپنی کتاب پسند ہے وہ "Revelation" انگریزی والی ہے کیونکہ اس میں مَیں نے اپنی زندگی کے تجربات کا نچوڑ پیش کر دیا ہے۔ ساری زندگی میں جو مجھ سے مختلف سوال ہوئے ان کے جوابات ذہن میں آتے رہے وہ مَیں نے اکٹھے کر دیئے ہیں اس کتاب میں۔

☆ ☆ ☆

سوال: حضور مَیں تحریک وقف نو میں شامل ہوں۔ وقف نو بچوں کو کون سے شعبہ میں دلچسپی لینی چاہئے۔ مجھے حساب اور سائنس کے مضمون پسند ہیں؟

جواب: بس اسی میں دلچسپی لیں۔ ہر وقف نو والوں کو ہم یہی کہتے ہیں کہ جس میں دل لگتا ہو اور جس کے مطابق دماغ اللہ میاں نے بنایا ہو اسی شعبے میں دلچسپی لو۔ جب بڑے ہو جاؤ گے تو اس حصہ میں جماعت کی جو خدمت ہو سکتی ہو وہ کرنا۔

☆ ☆ ☆

سوال: حضور مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو میں شامل ہوں۔ اس وقت میری عمر بارہ سال ہے۔ اس وقت مجھے سب سے زیادہ توجہ کس بات پر دینی چاہئے؟

جواب: بارہ سال کی عمر میں بچے عموماً جوان ہو جاتے ہیں یا جوان سمجھے جاتے ہیں۔ جوانی کے متعلق ہر ملک کا قانون الگ الگ ہے۔ لیکن عام قائدہ یہی سمجھا جاتا ہے کہ بارہ سال تک جوان ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بارہ سال کی اہمیت یہ بیان کی ہے کہ بارہ سال کی عمر میں نماز روزے کے متعلق کوئی زبردستی نہیں کرنی چاہئے۔ ماں باپ بعض دفعہ مارتے ہیں۔ مارنا وہ بالکل بند کر دیں۔ جو تربیت کرنی ہے پہلے کے دور میں کرلیں سات سال سے دس سال تک پیار سے سمجھائیں۔ اس کے بعد پھر تھوڑا تھوڑا بے شک دس سے بارہ سال کے درمیان معمولی سی بدنی سزا بھی دے دیں۔ مگر بارہ سال کے بعد بچے کا معاملہ خدا پہ چھوڑ دیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ماں باپ کو جوابدہ نہیں ہیں بلکہ اللہ کو جوابدہ ہیں۔ بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ اس لئے اس ذمہ داری کو سمجھو کہ تمہارے نماز روزے کا حساب اب ماں باپ سے نہیں اللہ سے ہوگا۔

مرحبا صد مرحبا

عطاء المجیب راشد

حزن کے بادل چھٹے گزری شبِ تاریک و تار
گلشنِ احمد میں پھر آئی بہار اندر بہار
قدسیوں میں تذکرہ ہے حضرتِ مسرور کا
ہے یہی نغمہ لبوں پہ ہر کہیں لیل و نہار
مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

سر بسجدہ ہیں جبینیں لطف اور اِحسان پر
حق تعالیٰ کی عطا پر اُس کے اِس فیضان پر
غمزدہ چہرے دمک اٹھے ہیں سب اَکناف میں
قدرتِ ثانی کے جلوہ کی نرالی شان پر
مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

دیں کی مضبوطی کے ساماں کر دئے مولیٰ نے پھر
خوف سب جاتا رہا اللہ کی رسّی تھام کر
ملّتِ احمد کو پھر سے مل گیا عزمِ جواں
سوئے منزل ہے رواں یہ قافلہ بارِ دگر
مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

نورِ دیں نے دی بشارت اپنی اک تقریر میں
دل یہ کہتا ہے کہ پوری ہوگی اب تفسیر میں
قدرتِ حق نے بٹھایا تجھ کو اس مسند پہ ہے
اب وہی کافی ہے ہر دم ایک اک تدبیر میں
مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

تیرا آنا قدرتِ قادر کا اِک زندہ نشاں
کارواں بڑھتا چلے گا ہر زمان و ہر مکاں
نصرتِ مولیٰ کا وعدہ عرش سے تیرے لئے
تیرے پیاروں کی دعائیں ساتھ تیرے ہر زماں
مرحبا اے آنے والے ! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

بے کاری حقیقتاً خودکشی ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:: میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ بے کار نوجوان کام کریں۔ اگر روزانہ دو چار آنہ بھی وہ کماسکیں تو ان کے مال کی زیادتی اخلاق کی درستی اور ان کے والدین کے بوجھ کی کمی کا موجب ہوگا۔ کاش میری اس نصیحت کی قیمت ہماری جماعت کے ذہنوں میں آجائے اور ہزاروں نوجوان جو گھروں میں بیٹھے آئندہ کی خوابیں دیکھ رہے ہیں اور حقیقتاً خودکشی کر رہے ہیں اپنی بے وقوفیوں سے باخبر ہو کر اپنے پر اور اپنی جماعت پر بھی رحم کریں۔ اللّٰھم آمین۔

بدر کی مالی اور قلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں

خطبہ جمعہ

جس پر کوئی احسان کیا جائے تو وہ اس کا بدلہ احسان سے چکائے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ اس کا تذکرہ کرے

غریب بچیوں کی باعزت رخصتی کے لئے ''مریم شادی فنڈ'' کی نہایت مبارک تحریک میں احباب جماعت نے دل کھول کر قربانی میں حصہ لیا ہے

ایک ہفتہ کے اندر اندر نقد رقوم اور وعدوں کی صورت میں ایک لاکھ 9 ہزار پاؤنڈز سے زائد اکٹھا ہو گیا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بتاریخ 28 فروری 2003ء بمقام مسجد فضل لندن)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ۔ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا﴾ (سورة النساء:۱۴۸) ترجمہ: اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا۔ اور اللہ شکر کا بہت حق ادا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا جس پر کوئی احسان کیا جائے تو وہ اس کا بدلہ احسان سے چکائے اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ اس کا تذکرہ کرے کیونکہ جس نے اس کا ذکر کیا تو گویا اس نے شکر ادا کیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اچانک مینہ برسنے لگا۔ آپؐ باہر نکلے اور اپنے بدن مبارک سے کپڑا اٹھا دیا یہاں تک کہ مینہ آپ کے جسم مبارک پر گرنے لگا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے ایسا کیوں کیا۔ تو فرمایا اس لئے کہ وہ ابھی تازہ دم اپنے رب کے پاس سے آیا ہے۔ (سنن ابو داؤد كتاب الادب باب فى المطر)

دوسری روایت میں ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سال کی پہلی بارش پر سر سے کپڑا وغیرہ اتارتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ''هُوَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِرَبِّنَا وَاَعْظَمُهُ بَرَكَةً'' کہ یہ ہمارے رب سے تازہ تازہ آئی ہے اور سب سے زیادہ برکت والی ہے۔

(كنز العمال حديث نمبر ۴۹۳۹)

ایک تیسری روایت میں ہے جس کا حوالہ مجھے اس وقت یاد نہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بارش کا پہلا قطرہ اپنی زبان کھول کر اپنی زبان پر لیا کرتے تھے۔

حضرت فُضَيل بن عَمْرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے پوچھا: اب کیا حال ہے؟ اُس نے کہا: اچھا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ پوچھا: اب کیا حال ہے؟ اُس نے کہا: اچھا ہوں۔ پھر تیسری بار پوچھنے پر اُس نے کہا: اچھا ہوں اور خدا کی تعریف اور شکر ادا کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں ایسا ہی چاہئے تھا۔ (الطبرانی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

﴿مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ﴾ (النساء :۱۴۸) یعنی خدا تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار اور مومن بن جاؤ گے۔ اس پیشگوئی میں ظاہر فرمایا کہ آنے والا عذاب شکر اور ایمان کے ساتھ دور ہو جائے گا''۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

''ہزاروں لوگ ہوں گے جو کہ عبادت سے غافل ہوں گے۔ اگر اتنی چشم نمائی خدا تعالیٰ نہ کرے تو پھر تو لوگ بالکل ہی منکر ہو جاویں۔ یہ تو اس کا فضل ہے کہ سوئے ہوؤں کو ایک تازیانہ سے جگا رہا ہے ورنہ اُسے کیا پڑی ہے کہ کسی کو عذاب دیوے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ﴿مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ﴾ (النساء :۱۴۸) کہ اگر تم میری راہ اختیار کرو تو تم کو کیوں عذاب ہو''۔ (ملفوظات جلد ۳ جدید ایڈیشن صفحہ ۲۰۶)

ایک اور حدیث میں یہ آتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایں مشتِ خاک را گر نہ بخشم چہ کنم۔ اس کی کوئی حدیث میں روایت تو نہیں ملی مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ روایت فرمائی ہے ایں مشتِ خاک را گر نہ بخشم چہ کنم۔ یہ مٹی کی خاک کی طرح انسان، اگر میں اس کو بخشوں نہ تو کیا کروں۔

اپنے عزیزوں اور خادموں کے ساتھ نیک سلوک اور احسانات پر قدر دانی کے جذبات:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپؐ جب گھر میں آتے تھے تو حضرت خدیجہ کا بہت پیار اور محبت سے ذکر کیا کرتے تھے۔ ایک موقعہ پر آپ نے آواز سنی تو فرمایا اَللّٰهُمَّ هَالَه! بخدا یہ تو ہالہ کی آواز ہے۔

اس پر حضرت عائشہؓ کہنے لگیں کہ کیا اس بوڑھی قریشی عورت کو یاد کرتے رہتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کو اس سے بہتر بیوی عطا فرما دی ہے۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ نے مجھے اس سے بہتر بیوی عطا نہیں فرمائی۔ خدیجہؓ نے اس وقت مجھے قبول کیا جبکہ کوئی دوسرا قبول کرنے والا نہیں تھا۔ اس نے اس وقت میری مدد فرمائی جبکہ میرا کوئی مدد فرمانے والا نہیں تھا اور اسی سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بچے بھی عطا فرمائے۔ (مسند احمد بن حنبلؒ جلد ۲ صفحہ ۱۱۷)

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ بکری بھی ذبح کرتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں کو اس کا گوشت ضرور تحفہ بھجوایا کرتے تھے۔ (بخاری کتاب الادب)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آغاز اسلام سے ہی خاص قربانیوں اور خدمت کی توفیق پائی تھی اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیشہ اُن کی خدمات کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ ایک صحابی سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اختلاف ہو گیا۔ اس پر جب حضور کو پتہ چلا تو آپؐ نے فرمایا: جب اللہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب نے مجھے جھوٹا کہا اور ابوبکر نے میری سچائی کی گواہی دی اور اپنی جان اور مال سے میری مدد کی۔ کیا تم میرے اس ساتھی کی دلآزاری سے باز نہیں رہ سکتے۔

پھر اپنی وفات کے قریب کے عرصے میں فرمایا:

''لوگوں میں سے اپنی ہمہ وقت مصاحبت اور مال کے ساتھ مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر نے کیا ہے اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو گہرا دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بناتا''۔ (بخاری کتاب المناقب باب فضائل ابی بکرؓ)

حضرت ابوبکرؓ باہر گئے ہوئے تھے جب آنحضرت ﷺ نے دعویٰ فرمایا۔ جب واپس لوٹے تو آپ کی لونڈی نے کہا افسوس اس کا دوست پاگل ہو گیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حیرت سے پوچھا میرا دوست کون پاگل ہو گیا ہے؟ اس نے رسول اللہ ﷺ کا نام لیا اور کہا وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ سیدھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور حضرت رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ نے دعویٰ کیا ہے؟ آپ کو یہ خیال ہوا کہ میرا گہرا دوست تھا کہیں ٹھوکر نہ کھا جائے تو میں اس کو پہلے دلیل دیتا ہوں۔ آپ نے ان کو سمجھایا کہ دیکھو دیکھو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے اس وجہ سے دعویٰ کیا ہے، اس وجہ سے کیا ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا نہیں مجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ نہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں کیا ہے۔ آپ (حضرت ابوبکرؓ) نے فرمایا پھر میں ایمان لاتا ہوں۔ آپ کا منہ جھوٹوں کا منہ نہیں ہے اس کو دیکھتے ہی میں اس کو سچا سمجھتا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ: اللہ ابوبکر پر رحم فرمائے، اُس نے اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کی اور دار الھجرۃ کی طرف مجھے ساتھ لے کر گئے، بلال کو اپنے ذاتی مال کے ذریعہ آزاد کرایا۔ اللہ عمر پر بھی رحم فرمائے وہ ہمیشہ حق بات کہتا ہے خواہ کڑوی ہی ہو...... اللہ عثمان پر بھی رحم فرمائے۔ اُس سے فرشتے بھی حیا محسوس کرتے ہیں۔ اللہ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ! جدھر بھی وہ ہو تو حق کو اسی طرف کردے۔ (ترمذی کتاب المناقب)

حضرت ابوطفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ اس دوران ایک عورت آئی یہاں تک کہ حضورؐ کے قریب آگئی تو حضورؐ نے اُس کے لئے اپنی چادر بچھادی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے (لوگوں سے) پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ حضور کی رضائی والدہ حلیمہ ہیں۔ (ابوداؤد کتاب الادب)

ہجرت مدینہ سے قبل نبوت کے تیرھویں سال مدینہ کے ستر افراد نے حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس موقعہ پر ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! مدینہ کے یہود کے ساتھ ہمارے پرانے تعلقات ہیں۔ آپ کا ساتھ دینے سے وہ منقطع ہو جائیں گے، ایسا نہ ہو کہ جب اللہ آپ کو غلبہ دے تو آپ ہمیں چھوڑ کر مکہ واپس چلے جائیں۔ اس پر حضورؐ نے تبسم فرمایا: کہا ہرگز نہیں۔ میرا خون تمہارا خون ہے تمہارا خون میرا خون ہے۔ تمہاری امان میری امان ہے اور تمہاری عزت میری عزت ہے۔ میں تم میں سے ہوں اور تم مجھ سے ہو۔ جس سے تمہاری جنگ ہوگی میں بھی اس سے جنگ کروں گا اور جس سے تم صلح کرو گے میں بھی اس سے صلح کروں گا۔

(سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۵۰۔۵۱)

یہ مشہور واقعہ ہے کہ جنگِ حنین کے بعد جب مال غنیمت تقسیم ہو رہا تھا تو ایک انصاری نے اعتراض کردیا رسول اللہ ﷺ کو کہ گویا آپ ناانصافی کر رہے ہیں اور زیادہ مال اپنوں کو دے رہے ہیں اور انصار کو نہیں دے رہے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے ایک بہت ہی دردناک خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا اے انصار اگر تم یہ کہو کہ اے محمد تو ہمارے پاس اس وقت آیا جبکہ تیرے پاس کچھ بھی نہیں تھا ہم نے تجھے قبول کیا اور ہم نے تجھے پناہ دی اور تو ہمارے پاس اس حال میں آیا کہ مالی لحاظ سے بہت کمزور تھا ہم نے اپنی مالی قربانیوں سے تجھے غنی کردیا۔ اگر تم یہ کہو تو میں تمہاری تمام باتوں کی تصدیق کرتا چلا جاؤں گا۔ اے انصار اگر لوگ مختلف وادیوں یا گھاٹیوں میں سفر کر رہے ہوں تو میں اسی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا جس میں تم انصار چلو گے اور اگر میرے لئے ہجرت مقدر نہ ہوتی تو میں تم سے کہلانا پسند کرتا۔ تم تو میرے ایسے قریب ہو جیسے وہ کپڑے جو بدن کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور باقی لوگ ایسے ہیں جیسے اس کے اوپر کوئی کپڑے ہوتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۷۶)

شاہ حبشہ نجاشی کی جب وفات ہوئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتادیا کہ شاہ حبشہ نجاشی وفات پا گیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس کو مومن سمجھتے تھے اور اس نے صحابہ کرام جنہوں نے ہجرت حبشہ کی تھی ان پر بڑا احسان کیا ہوا تھا۔ اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ موت کی خبر سنتے ہی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے بعض لوگوں کی نماز جنازہ غائب پڑھانا۔

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے یہ بھی فرمایا کہ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو۔ (بخاری کتاب المناقب)

نجاشی کی طرف سے ایک وفد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ بنفس نفیس ان کی خدمت کرنے لگے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کیوں خدمت کرتے ہیں ہمیں خدمت کا موقعہ دیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں میرے پیارے صحابہ کی اس نے خدمت کی ہوئی ہے اس لئے میں بھی اس کے ساتھیوں کی، اس کے بھیجے ہوؤں کی خدمت کروں گا۔ (السیرۃ الحلبیۃ جلد ۳ صفحہ ۵۷)

حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لمبی روایت مسند احمد بن حنبل میں آئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ رسول کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ رسول کریمؐ نے فرمایا ربیعہ! شادی نہیں کرو گے۔ تو انہوں نے عرض کی۔ نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا ربیعہ شادی نہیں کرو گے۔ تو انہوں نے کہا نہیں۔ پھر سوچا کہ حضور میرا بھلا برا جانتے ہیں۔ اب دریافت فرمایا تو مثبت جواب دوں گا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا تو انہوں نے اثبات میں فرمایا جی ہاں یا رسول اللہ۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا انصار کے فلاں خاندان کی طرف جاؤ اور ان کو میرا پیغام دو کہ فلاں لڑکی سے تمہاری شادی کردیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پیغام پر اس نے فوراً تسلیم کر لیا اور ان کی شادی اس لڑکی سے ہوگئی۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ولیمے کا انتظام بھی سارا خود فرمایا اور خود ولیمے میں شامل بھی ہوئے اور دعا بھی کروائی۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند المدنیین)

ایک روایت میں حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ ایک سفر میں تھے۔ پیاس کی شدت کی وجہ سے پانی کی تلاش میں لوگ تیز قدموں سے آگے چلنے لگے۔ اس پر حضرت قتادہ پیچھے رہ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوئے تاکہ آپ کی حفاظت کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تمہاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب)

حضرت سلام بن ابی شُرَحْبِیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے خالد کے بیٹوں حَبَّہ اور سَواء سے سنا ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپؐ اپنے دست مبارک سے کوئی کام کر رہے تھے یا کوئی عمارت بنا رہے تھے۔ ہم نے اس میں آپ کی معاونت کی تو آپ نے ہم سب کو دعا دی۔ (مسند احمد بن حنبل، مسند المکیین)

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب طائف کے سفر سے واپس مکّہ آئے تو مطعم بن عدی نے آپ کو پناہ دی تھی اور اس کے بیٹوں کے ساتھ تلواروں کے سایہ میں آپ مکّہ میں داخل ہوئے تھے۔ مطعم کفر کی حالت میں ہی فوت ہوگیا۔ مگر حضرت حسّان بن ثابت نے اس کے شریفانہ برتاؤ پر اس کی مدح میں زوردار اشعار کہے جو ان کے دیوان میں اب تک محفوظ ہیں۔

(سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ ۱۸۳)

محمد بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے بارہ میں فرمایا کہ اگر آج مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان قیدیوں کی رہائی کے لئے سفارش کرتا تو میں اس کی خاطر ان سب کو آزاد کر دیتا۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب من سمی من اھل بدر)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of: GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت سے پہلے ایک دفعہ "نعمة الباری" نام کتاب لکھنے کی خواہش کا اظہار کیا اور لکھنی شروع کی تھی تو پھر اس کو بیچ میں ہی چھوڑ دیا اس وجہ سے کہ روایت میں آتا ہے کہ آپ کو خیال آیا کہ میں یہ جو کتاب لکھ رہا ہوں میرے قلم میں طاقت کہاں ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کرسکوں اور انعامات کو گن سکوں۔ وہ تو بارش کے قطروں کی طرح مجھ پر نازل ہو رہے ہیں۔ اس لئے آپ نے قلم رکھ دیا اور کہا خدا کی نعمتوں کو کوئی نہیں گن سکتا۔'' جیسے ان بارش کے قطرات کا شمار۔ اس طرح یہ امر میرے امکان سے خارج ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے انعامات کو جو مجھ پر ہوئے ہیں گن سکوں۔ ساری دنیا اور اس کا ایک ایک ذرہ اور نظام عالم کو میں نے اپنی ذات کے لئے دیکھا ہے ایک معرفت کا دفتر مجھ پر کھولا گیا اور میں نے سمجھا کہ یہ بارش کا نزول محض اس لئے تھا کہ میں اس حقیقت کو پاؤں۔ میں افضال الٰہی اور انعام الٰہی کا شمار کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا اور یہ راز منکشف ہوگیا کہ اگر تم خدا کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو ہرگز نہ کرسکو گے۔

(حیات احمدؑ جلداوّل صفحہ ۳۰۸)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دلچسپ روایت ہے کہ:۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ کسی دیوار کے متعلق حضرت امّ المومنین کی رائے اور تھی اور حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے اور تھی کہ وہ کہاں کھڑی کی جائے۔ حضرت مولوی صاحب نے جب حضرت اقدس سے اس کا ذکر کیا تو حضرت اقدسؑ نے حضرت امّ المومنین کے متعلق فرمایا کہ جو ان کی خواہش ہے وہی پوری ہوگی۔ کہ دیکھو خدا تعالیٰ نے مجھے لڑکے بھی انہیں سے عطا فرمائے ہیں اور انہوں نے بڑی خدمت کی ہے میری اور میں انہیں اللہ کے شعائر میں سے سمجھتا ہوں۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۳۹۷)

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

میں نے اپنی ہوش میں کبھی حضورؑ کو حضرت اماں جانؓ سے ناراض ہوتے نہیں دیکھا بلکہ ہر حالت میں ایک آئیڈیل جوڑے کی شکل ہوتی تھی۔ بہت کم خاوند اپنی بیوی کی دلداری کرتے ہیں جو حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔

چند شعر ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو حضرت امّاں جان کی جانب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر ہیں:۔

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطاں تیرا
سر سے پا تک ہیں الٰہی ترے احساں مجھ پر
مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا
کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی خدام کو خواہ وہ آپ کے تنخواہ دار ملازم تھے یا آپ کے ساتھ سلسلہ بیعت میں خادم تھے حقیر اور کم پایہ نہیں سمجھا۔ بلکہ انہیں اپنے کنبہ کا ایک فرد اور اپنے اعضاء کا ایک جزو یقین کیا۔ اور اپنے عمل سے ہمیشہ دکھایا کہ کسی معاملہ میں کبھی کسی قسم کی ہتک ان کی پسند نہیں فرمائی۔ ان کو اپنے دوستوں اور خدام کا اس طرح پاس تھا کہ وہ کسی دوسرے سے بھی ان کی ہتک سننا پسند نہیں فرماتے تھے...... دوست اور احباب تو بڑی بات ہے۔ آپ اپنے ادنیٰ درجہ کے خدام اور ملازمین سے بھی یہی سلوک فرمایا کرتے تھے...... خدام کے چھوٹے چھوٹے کام کی ہمیشہ قدر فرماتے اور ان کی دلجوئی فرماتے۔ ان کی محنت سے زیادہ دیا کرتے۔ جن ایام میں کوئی کتاب یا رسالہ جلدی اور ضروری چھاپنا اور شائع کرنا مقصود ہوتا اور راتوں کو کام ہوا کرتا تھا تو جو لوگ حضور کے ساتھ عملہ پریس یا کاتب کام کرتے ان کے لئے دودھ اور دوسری چیزیں خاص توجہ سے مہیا فرمایا کرتے تھے۔ اور معمولی سے زیادہ اجرتیں دیتے۔ اور بااین ہمہ ان کی کارگذاری پر نہ صرف خوشی بلکہ شکریہ کا اظہار فرماتے۔ جن لوگوں نے ان آنکھوں اور ہاتھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہوا ہے۔ حضور کے عطایا کا لطف اٹھایا ہوا ہے، آج ان کو کوئی بھی اور خوش نہیں کرسکتا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خوش فرمایا۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۳۵۹ تا ۳۶۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کے مطابق میں بھی جس زمانے میں زیادہ کام کرتا تھا اور کتابیں تحریر کر رہا تھا تو بہت سی خواتین اور مرد اکٹھے ہو جایا کرتے تھے طوعی خدمت کے لئے، اس وقت مجھ میں ہمت تھی اور رات بارہ بارہ ایک ایک بجے تک کام کرتا تھا تو ان کا کھانا میں پھر اوپر سے خود لے کے آیا کرتا تھا اور خود ان کی خدمت کرتا تھا۔ تو یہ مجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر میں نے بھی عمل کر کے دیکھا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

اس جگہ میں اس بات کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا'' کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلقِ اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلے میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کا ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نورِ اخلاص کی طرح نورِ دین ہے۔ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مالِ حلال کے خرچ سے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہوسکتیں''۔

اب دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنی بیشمار خدمت کی ہے مگر آپ کو یہ پھر بھی احساس رہتا تھا اپنے خدام کا کہ وہ ان خدمتوں میں مجھ سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ فرمایا میں رشک سے دیکھا کرتا ہوں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں ٹہل رہے تھے اور رو رہے تھے۔ کسی صحابی نے دیکھا کہ آپ حضرت حسّان بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہے:''كنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر......'' اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس صحابی نے عرض کیا کہ آپ رو کیوں رہے ہیں فرمایا کاش رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں یہ شعر میں نے کہا ہوتا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے جو آپ کا عشق تھا ناقابل بیان ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

''میرے محبین سب کے سب متقی ہیں لیکن ان میں سے بصیرت میں زیادہ قوی، علم میں حصہ کثیر رکھنے والا، رفق اور حلم میں افضل، ایمان اور اطاعت میں اکمل۔ محبت، معرفت، خشیت، یقین اور ثبات (قدم) میں زیادہ مضبوط ایک مردِ مبارک، کریم، متقی عالم، صالح اور فقیہ و محدّث، جلیل القدر، حکیم حاذق، عظیم الشان، حاج الحرمین، حافظِ قرآن، قوم کے لحاظ سے قریشی اور نسب کے لحاظ سے فاروقی جس کا اسمِ گرامی مولوی حکیم نورالدین بھیروی ہے۔ اللہ دنیا اور دین میں اسے اس کا ثواب عطا فرمائے۔ وہ ان ابتدائی لوگوں میں سے ہے جنہوں نے صدق وصفا، محبت و اخلاص اور وفا سے میری بیعت کی۔ وہ ایسا شخص ہے جو انقطاع، ایثار اور خدماتِ دین میں حیران کن مقام رکھتا ہے۔ اس نے اعلائے کلمہ اسلام کے لئے کئی طریق سے مال کثیر خرچ کیا ہے۔ میں نے اسے اپنے مخلصین میں پایا ہے جو اللہ سبحانہ کی رضا کو تمام رضاؤں پر اور بیویوں، بیٹوں اور بیٹیوں پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نے اسے ایسے لوگوں میں سے پایا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضات کی تلاش میں رہتے ہیں اور اپنے اموال اور اپنے نفوس کو خرچ کر کے اس کی رضا اور رضوان کے لئے کوشاں ہیں اور ہر حال میں شکرگزاری کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا صادق صدیق عطا کیا ہے جو فاضل، جلیل القدر (بہادری میں) شیر، باریک بین، گہری فکر والا اور خدا کی راہ کا مجاہد اور خدا کی خاطر کمال اخلاص سے ایسا محبت کرنے والا ہے کہ جس سے کوئی محبت کرنے والا سبقت نہیں لے جاسکا''۔

(حمامة البشریٰ روحانی خزائن جلد۷ صفحہ ۱۸۰ تا ۱۸۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

''بعض تم میں سے ایسے بھی صادق ہیں جنہوں نے کسی نشان کی اپنے لئے ضرورت نہیں سمجھی گو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو سینکڑوں نشان دکھا دیئے۔ لیکن اگر ایک بھی نشان نہ ہوتا تب بھی مجھے صادق یقین کرتے اور میرے ساتھ تھے۔ چنانچہ مولوی نورالدین صاحب کسی نشان کے طالب نہ ہوئے۔ انہوں نے سنتے ہی آمنّا کہہ دیا اور فاروقی ہو کر صدیقی عمل کرلیا''۔ (الحکم جلد۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۱ پرچہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء) یعنی حضرت ابوبکر صدیق والا عمل، پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر کہا کہ آپ کا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔

ایک اور جگہ حضرت مسیح موعودؑ ''نشان آسمانی'' میں لکھتے ہیں:۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امّت نورِ دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

کیا ہی اچھا ہو اگر اُمّت میں سے ہر ایک نور الدین بن جائے اور ضرور ایسا ہی ہو۔ اگر ہر ایک دل اسی طرح جس طرح نور الدین کا دل یقین سے پُر تھا، یقین سے پر ہو جاوے۔ (نشانِ آسمانی صفحہ ۲۶)

اب اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے منظوم کلام میں حضرت سید سرور شاہ صاحب کی تعریف میں بھی بہت باتیں فرمائی ہیں۔ جب ثناء اللہ امرتسری سے مناظرہ ہوا تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بہت دعاؤں کے ساتھ ان کو بھیجا تھا مناظرے کے لئے اور اس مناظرے میں آپ کو ایک شیر قرار دیا ہے جو دشمن پر بڑی جرأت سے حملہ آور ہوتا ہے اور یہی حال ہوا اس مباحثے کا انجام کہ ثناء اللہ کو شکست فاش ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''پس جب دونوں فریق بحث کے لئے جمع ہو گئے اور لوگوں میں منادی کرادی گئی اور لوگ حاضر ہو گئے اور پوشیدہ طور پر میرے بعض رفیقوں کے دلوں میں خوف ہوا کیونکہ قوم کی درندگی انہوں نے معلوم کر لی تھی۔ پس میرے اصحاب پر آسمان سے تسلی نازل کی گئی اور خدا مدد کر رہا تھا اور خدا نے ان کو قوت لڑائی کی دے دی اور روح القدس نے ان کو مدد دی اور ثناء اللہ اس کی قوم کی طرف سے مقبول تھا۔ اور ہماری طرف سے مولوی سید محمد سرور شاہ پیش ہوئے گویا مقامِ بحث ایک ایسے بَن کی طرح تھا جس میں ایک طرف بھیڑیا چیختا تھا اور ایک طرف شیر غراتا تھا۔ (اعجاز احمدی)

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی قدر دانی کے سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی تحریرات میں ان لوگوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جنہوں نے چند آنے چندے میں پیش کئے تھے اس زمانے میں، چند آنے یا چند روپے اور ان کا بڑے احسان مندی سے ذکر فرمایا ہے اور تعجب ہوتا ہے کہ اس زمانے میں چند آنوں کا ذکر کرنا اور کتاب میں لکھنا کیسی تعجب کی بات ہے۔ لیکن اس کا ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ آج جب ہم ان کے وہ حالات پڑھتے ہیں تو ہمارے دل سے ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ آج جبکہ جماعت خدمت دین میں اربوں روپیہ خرچ کر رہی ہے مجھے کامل یقین ہے یہ انہیں چند آنوں کی برکت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں نے نہایت قربانی سے پیش کئے۔ ایک ایک پیسہ کر کے جوڑتے تھے اور جو کچھ ہوتا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں خدمتِ دین کی خاطر پیش کر دیا کرتے تھے۔

اب آپ کے جو غلام تھے خدمتگار، اُن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے سنئے:۔

ایک شیخ حامد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ فرماتے ہیں:۔ ''یہ جوان صالح اور ایک صالح خاندان کا ہے۔ اور قریباً سات آٹھ سال سے میری خدمت میں ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھ سے اخلاص اور محبت رکھتا ہے۔...... وہ بے شک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا۔ دولت مند اس نعمت کو پانے والے بہت ہی تھوڑے ہیں۔ شیخ حامد علی نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عاجز کے کئی نشان دیکھے ہیں اور چونکہ وہ سفر و حضر میں ہمیشہ میرے ساتھ ہی رہتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ اس کے لئے ایسے اسباب پیدا کرتا رہا اور وہ اپنی آنکھ سے دیکھتا رہا...... '' ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا ہے۔ '' کاہلی اور کسل بھی بہت ہے'' سست تھے یہ حامد صاحب اور ان میں کمزوری پائی جاتی تھی '' مگر متدیّن اور متقی اور وفادار ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی کمزوریوں کو دور کرے۔ آمین''

حامد علی صرف تین روپے مجھ سے تنخواہ پاتا ہے اور اس میں سے اس سلسلہ کے چندہ کے لئے چار آنہ بطیب خاطر محض للّٰہی شوق سے ادا کرتا ہے اور حبّی فی اللہ شیخ چراغ علی چچا اس کا اس کی تمام خوبیوں میں اس کا شریک ہے اور یکرنگ اور بہادر ہے۔ (ازالہ اوہام ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۴۰ تا ۵۴۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

''میں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندہ میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبد العزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا۔ مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا''۔ (ضمیمہ انجام آتھم ۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۳ تا ۳۱۴)

اسی طرح ایک خادم عبد القادر جمال پوری کے متعلق فرماتے ہیں:۔ ''مولوی عبد القادر جوان صالح متقی مستقیم الاحوال ہے۔ اس ابتلاء کے وقت جو علماء میں بباعث نافہمی اور غلبہ سوءِ ظن ایک طوفان کی طرح اٹھا مولوی صاحب کی بہت استقامت ظاہر ہوئی اور اوّل المومنین میں وہ داخل رہے بلکہ دعوت حق کرتے رہے۔ ان کا گزارہ ایک تھوڑی سی تنخواہ پر ہے تاہم اس سلسلہ کی امداد کے لئے دو آنے چھ پائی وہ ماہواری دیتے ہیں''۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۳۸)

اب دیکھئے کیا شان تھی ان دینے والوں کی کہ ان کا ذکر کتابوں میں رہ گیا ہے اور آنے والی نسلیں ہمیشہ ان کو دعا دیتی رہیں گی۔ آجکل تو لوگ کروڑوں روپے دینے والے ہو گئے ہیں۔ میرے پاس کئی دفعہ وہ لوگ آئے ہیں جنہوں نے کروڑوں دیئے ہیں اور رسید بھی طلب نہیں کی اور کہا ہے اس کو اپنی مرضی سے جب چاہیں، جس جگہ چاہیں خدا کی راہ میں خرچ کر دیں تو وہ کروڑوں بھی انہیں آنوں کے بچے ہیں۔

''حیدر آباد کے ایک مولوی سید مردان علی صاحب اور مولوی سید ظہور علی صاحب اور مولوی عبد الحمید صاحب دس دس روپیہ اپنی تنخواہ میں سے دیتے ہیں۔ اور اسی طرح مفتی محمد صادق صاحب بھیروی اور منشی اروڑا صاحب کپورتھلہ اور ان کے رفیق اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب چکراتہ اور ڈاکٹر بوڑے خان صاحب قصور اور سید ناصر شاہ صاحب سب اوورسیر، اور حکیم فضل الدین صاحب بھیروی اور خلیفہ نور دین صاحب جموں سب بدل و جان اس راہ میں مصروف ہیں۔ ایسا ہی ہماری مخلص اور محبّ جماعت سیالکوٹ یہ تمام محبین اپنی اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں مصروف ہیں۔ اسی طرح محبی انوار حسین صاحب رئیس شاہ آباد بدل و جان خدمت میں لگے ہوئے ہیں''۔

(ضمیمہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۳)

حضرت حافظ معین الدین صاحبؓ کے متعلق ہے:۔

''اس امر کا بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے قربانی کریں خود اپنی حالت تو ان کی

ادائیگی فرض کی اہمیت

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی اور اپنے فرض کی ادائیگی میں اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اسکے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت حرام کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الوالی)

صدقہ ۔ عقیقہ ۔ قربانی

جملہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ صحت مند بکرا صدقہ۔ عقیقہ و قربانی کروانے کیلئے کم از کم -/1800 (اٹھارہ صد) سے لیکر -/2000 (دو ہزار) روپے تک خرچ ہوتے ہیں۔ آئندہ جو احباب مرکز سلسلہ قادیان میں صدقہ۔ عقیقہ۔ قربانی کروانا چاہتے ہیں وہ کم از کم 2000/1800 تک روپے مرکز کو روانہ کریں۔ تا اُنکی خواہش کے مطابق صدقہ۔ عقیقہ و قربانی کا انتظام کروا کر مستحقین میں تقسیم کروایا جاسکے۔

(مرزا وسیم احمد ۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان)

تصحیح :: اخبار بدر مورخہ 3 جون 2003ء شمارہ نمبر 22 میں ''دورِ خلافتِ رابعہ سے متعلق میری حسین یادیں'' کے عنوان سے صفحہ 11 پر مکرم حمید اللہ ظفر صاحب جرمنی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں ان کے گاؤں کا نام غلطی سے 'زیرکا' شائع ہو گیا ہے جو اصل میں ''زیدکا'' ہے۔ اسی طرح صفحہ 12 کالم 2 پر ایک شعر میں مشعل کی بجائے مشکل شائع ہو گیا ہے احباب اس کی درستی فرمالیں ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

یہ تھی نہایت عسر کے ساتھ گزارہ کرتے تھے بوجہ معذور ہونے کے کوئی کام بھی نہ کرسکتے تھے حضرت اقدس کا ایک خادم قدیم سمجھ کر بعض لوگ محبت واخلاص کے ساتھ کچھ سلوک ان سے کرتے تھے۔لیکن حافظ صاحب کا ہمیشہ یہ اصول تھا کہ وہ اس روپیہ کو جو اس طرح ملتا تھا کبھی اپنی ذاتی ضرورت پر خرچ نہیں کرتے بلکہ اس کو سلسلہ کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کر دیتے۔ اور کبھی کوئی تحریک سلسلہ کی ایسی نہ ہوتی جن میں وہ شریک نہ ہوتے خواہ ایک پیسہ ہی دیں۔حافظ صاحب کی ذاتی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ان کی یہ قربانی معمولی قربانی نہ ہوتی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا حافظ صاحب کی ان خدمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔یہی نہیں بلکہ وہ خود بھوکے رہ کے بھی خدمت کیا کرتے تھے"۔(اصحاب احمد جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"حِبّی فی اللہ بابو کرم الٰہی صاحب ریکارڈ کلرک راجپورہ ریاست پٹیالہ۔ بابو صاحب متانت شعار مخلص آدمی ہیں۔وہ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ اگرچہ آپ کے رسالوں کے پڑھنے کے بعد بعض علماء طرح طرح کے توہمات میں مبتلا ہو گئے ہیں مگر الحمد للہ میرے دل میں ایک ذرّہ بھی شک راہ نہیں پایا۔سو میں اس کا شکر یہ ادا نہیں کرسکتا کیونکہ ایسے طوفان کے وقت میں شکوک اور شبہات سے بچنا بشر کے اختیار میں نہیں۔میری تنخواہ بہت کم ہے مگر تاہم کم سے کم ایک روپیہ ماہواری آپ کے سلسلہ کی امداد کے لئے بھیجا کروں گا کیونکہ تھوڑی خدمت میں بھی شریک ہو جانا بکلّی محروم رہنے سے بہتر ہے"۔(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۳۸)

منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے دو قابل رشک مخلصین کا ذکر:

"ان دنوں میں میری جماعت میں سے دو ایسے مخلص آدمیوں نے اس کام کے لئے چندہ دیا ہے جو باقی دوستوں کے لئے درحقیقت جائے رشک ہیں۔ایک ان میں سے منشی عبدالعزیز نام ضلع گورداسپور میں پٹواری ہیں جنہوں نے باوجود اپنی کم سرمائیگی کے ایک سو روپیہ اس کام کے لئے چندہ دیا ہے۔اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ سو روپیہ کئی سال کا ان کا اندوختہ ہوگا۔اور زیادہ وہ قابل تعریف اس سے بھی ہیں کہ ابھی وہ ایک اور کام میں سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں"۔(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۳۱۴)

اب میں آخر پر یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ پچھلے خطبہ جمعہ میں مَیں نے غریب بچیوں کی شادی کے لئے تحریک کی تھی کہ شادی کے لئے کچھ رقم پیش کریں مجھے تعجب ہوا ہے کہ جماعت نے اس طرح دل کھول کر اس قربانی میں حصہ لیا ہے کہ آسمان سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوئی ہے۔ان کا انفرادی سب کا ذکر تو میرے لئے ممکن نہیں لیکن کچھ میں ذکر کر بھی دیتا ہوں اس وجہ سے کہ بعض دفعہ خفیہ بھی کرنا چاہئے اور اعلانیہ بھی قربانی کرنی چاہئے۔اس سے دوسرے لوگوں کو تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس مدّ میں ایک ہفتہ کے اندر اندر نقد رقوم اور وعدوں کی صورت میں ایک لاکھ ۹ ہزار پاؤنڈ سے زائد اکٹھا ہو گیا ہے۔اور بعض خواتین نے اپنے زیورات پیش کر دیئے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجھے ذاتی طور پر تو تردد تھا مگر جو کمیٹی بیٹھی ہوئی تھی اس کام کے لئے ان کا مشورہ قبول کرتے ہوئے اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں۔امید ہے اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔اگرچہ مناسب رقم دیں گے بہت زیادہ نہیں، مگر کسی غریب ماں باپ کو یہ غم نہیں رہے گا کہ ہم نے اپنی بیٹی کو کچھ نہیں دیا۔عزت کے ساتھ چند کپڑوں میں ملبوس اچھی طرح رخصت کریں گے۔

جماعتوں کی طرف سے ۹۵,۸۰۳ پونڈ اور انفرادی ادائیگیاں ۱۳,۵۳۰ پونڈ کی ہیں۔ ٹوٹل ایک لاکھ نو ہزار ۳۳۳ پونڈ، دو عدد طلائی سیٹ اس کے علاوہ ہیں۔

جو جماعتی چندے دیئے گئے ہیں ان میں جماعت انگلستان کا ماشاء اللہ وعدہ دس ہزار پونڈ کا ہے، جماعت آسٹریلیا پانچ ہزار آسٹریلین ڈالر، امریکہ کا پندرہ ہزار چھ سو پچیس پونڈ، مجلس انصار اللہ پاکستان کی طرف سے تین لاکھ روپے یعنی تین ہزار دو سو پچیس پونڈ پیش کئے گئے ہیں۔جماعت کینیڈا ایک لاکھ کینیڈین ڈالر دے کر، چالیس ہزار تین سو تیس پونڈ دے کر بہت بڑی سبقت لے گئی ہے باقی جماعتوں سے، مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تین لاکھ روپے (تین ہزار دو سو پچیس پونڈ) اور تحریک جدید پاکستان بیس لاکھ روپے یعنی اکیس ہزار پانچ سو پانچ پونڈ۔ٹوٹل پچانوے ہزار آٹھ سو تین پونڈ۔

انفرادی طور پر خاکسار کے وعدے کے علاوہ رفیق حیات صاحب لنڈن نے ذاتی طور پر تین ہزار پونڈ پیش کیا ہے، منصور شاہ صاحب نے ایک سو پونڈ، چوہدری محمد اکرم صاحب ڈیلس امریکہ نے چھ سو پچیس پونڈ، مہ رخ صاحبہ امریکہ ایک سو ڈالر، روحی شاہ صاحبہ نے دو ہزار پونڈ، ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب نے ایک ہزار پونڈ، قانتہ شاھدہ راشدہ صاحبہ لندن واقف زندگی کی بیوی خود بھی واقف زندگی گزارہ پانے والی پانچ سو پونڈ اس مد میں پیش کیا ہے، نعیمہ شبیر بھٹی ایک طلائی سیٹ اور دو سو پچاس پونڈ، مظفر سلام بھٹی ایک سو پونڈ، فہیم احمد صاحب بھٹی بیس پونڈ، چھیری بیگم صاحبہ ہنسلو تین سو پونڈ، مکرمہ طیبہ سیما صاحبہ سو پونڈ، میجر محمود احمد صاحب ایک سو دس پونڈ، شیخ وحید احمد صاحب پچاس پونڈ اور آپا آمنہ صدیقہ منان صاحبہ نے تین سو پونڈ اس مد میں پیش کیا ہے، شیخ محمود احمد صاحب پچاس پونڈ، ڈاکٹر ولی شاہ صاحب، روحی شاہ صاحبہ کے علاوہ انہوں نے ذاتی طور پر پانچ سو پونڈ دیا ہے۔نسیم مہدی صاحب نے ایک ہزار کینیڈین ڈالر بھی ذاتی پیش کیا ہے، مکرمہ ارم عادل صاحبہ نے ایک طلائی سیٹ۔ یہ کل میزان ۱۳,۵۳۰ پونڈ۔یہ ۱۳,۵۳۰ ذاتی قربانی کرنے والوں کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

****

سیرالیون میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: سید حنیف احمد، مبلغ سلسلہ)

۲۰ رفروری کا دن خدا تعالیٰ کی قدرتوں کی جلوہ نمائی کا دن، امام زمانہ کی صداقتوں کا مظہر اور للہی وقف دلوں کی سکینت کا دن ہے جس دن اظہار تشکر کے طور پر پوری دنیا میں جماعت احمدیہ عالمگیر عظیم الشان جلسے منعقد کرتی ہے۔

امسال یہ مبارک دن ہمارے جلسہ سالانہ سے معاً ایک دن قبل آیا اور جلسہ سالانہ کی برکت سے یہ جلسہ بھی سیرالیون کے احمدیوں نے ایک جگہ اکٹھے ہو کر منایا۔

۲۰ رفروری بروز جمعرات بعد نماز مغرب وعشاء مکرم امیر صاحب کی صدارت میں یہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم اے۔ٹی۔ جالو صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو نے اس دن کی اہمیت بیان کی کہ یہ نشان کہ موعود بیٹا پیدا ہوگا حق وباطل میں فرق کرنے والی پیشگوئی تھی اور موافق ومخالف لوگوں نے اس پیشگوئی کو اسی انداز میں لیا۔

اس کے بعد مکرم یوسف خالد ڈوری صاحب مبلغ سلسلہ نے پیشگوئی کے بارہ میں اختصار سے بتایا جس میں ۵۲ علامات کو حضرت مصلح موعود کی ۵۲ سالہ خلافت پر چسپاں کیا گویا ہر سال ایک علامت کے بدلے بطور خلافت عطا ہوا۔

آخر پر مکرم مولانا طارق محمود جاوید صاحب امیر ومبلغ انچارج سیرالیون نے احباب کو بتایا کہ اس پیشگوئی میں ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بڑی تحدی سے فرمایا کہ وہ موعود لڑکا جس کا وعدہ دیا گیا ہے ضرور پیدا ہوگا اور نو سالہ میعاد کے اندر پیدا ہوگا۔آپ نے یہ بھی بتایا کہ باوجود ایک واجبی دنیاوی تعلیم کے اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی میں جو وعدہ فرمایا تھا کہ 'وہ علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا' عظمت وشان کے ساتھ پورا ہوا اور بڑے بڑے سائنس دان اور فلاسفر اس کے معترف ہیں۔قرآنی علوم کا خزانہ اس بات کا شاہد ہے۔

آخر میں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں نصیحت فرمائی۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام ہو

کہ اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر ہے اس لئے اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور اس کو کماحقہ ادا کریں۔

اس جلسہ میں جو مسجد ناصر بو میں منعقد ہوا سارے سیرالیون کے نمائندگان موجود تھے اور حاضری ایک ہزار سے زائد تھی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو مزید جلا بخشے۔آمین

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

ہندو مذہبی کتب مقدسہ میں توحید الٰہی

خورشید احمد پربھاکر
درویش ہندی قادیان

ایک مشہور حدیث شریف میں آتا ہے کہ
''من ترک الصلوۃ متعمداً فقد کفر''

''جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اس نے کفر کیا!! آجکل کے ہزاروں مسلمان تارک الصلوٰۃ ہیں۔ مگر پھر بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔

ہندو قوم اور دیگر تمام اقوام عالم جو شرک میں ملوث ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ کی ہستی کی قائل ہیں ان میں کسی نہ کسی حد تک رسولوں کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔ اور وہ آسمانی کتب پر بھی ایمان رکھتی ہیں۔ جزاء سزا۔ سورگ (بہشت) نرک (جہنم) پر بھی ان کا یقین ہے۔ چاہے وہ آوا گمن کے غلط عقیدہ کی ہی شکل میں ہو۔ وہ سب اہل کتاب کے زمرہ میں شمار ہو سکتے ہیں۔

ہندوؤں کی کتب میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت (اکیشورواد) بعثت پیغمبران (اوتار واد۔ گیتاء ادھیائے ۴ شلوک ۸۔۷) جزاء سزا، بہشت دوزخ، نرک سورگ۔ بعث بعد الموت (بشکل تناسخ) اُن کے ایمانیات کا حصہ ہیں۔ اگرچہ یہ قوم اپنے خیالات میں گم ہو کر شرک کی دلدل میں پھنسی ہوئی ہے تاہم ان کی مذہبی مقدس کتب میں بنیادی طور پر اہل کتاب جیسی تعلیمات ملتی ہیں۔

گذارش: توحید الٰہی تمام اقوام کا بنیادی اور مشترکہ مسئلہ ہے۔ اس قدر مشترک کی بنیاد پر

ہندو برادری سے گذارش ہے کہ وہ ''توحید الٰہی'' قدر مشترک پر مسلمانوں سے متفق و متحد ہو جائیں۔ تاکہ دونوں اقوام میں توحید الٰہی کی بنیاد پر باہمی رنجش و کدورت دُور ہو سکے یہ بنیاد دونوں قوموں کی باہم جنگ و جدل کی بجائے صلح و محبت قائم کرنے کا سبب بنے گی اور ایک پرامن معاشرہ Universal Brotherhood کے قیام کا باعث ثابت ہو سکے گی۔ (انشاءاللہ)

چنانچہ ان سطور میں ہندو بھائیوں کو قدر مشترک توحید الٰہی ''اکیشورواد'' کو جان و دل سے اپنانے کی التماس ہے۔ قرآن پاک میں غیر مسلم اہلِ کتاب کو اسی قدر مشترک کی دعوت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُم اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ (ال عمران آیت ۶۵)

ترجمہ۔ ''اے اہلِ کتاب! تم نے کم ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ، جو ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان برابر ہے (وہ قدر مشترک بات یہ ہے) کہ ہم اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کریں۔ اور نہ کسی چیز کو اس کا شریک ٹھہرائیں نہ ہم اللہ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ربّ بنایا کریں''

شرک کا پھیلاؤ:

ہمارا بھارت دیش دنیا بھر کے مذاہب کے ماننے والوں کو اپنی گود میں لئے ہوئے ہے۔ اس دیس میں چیونٹی سے لیکر آسمان کو چھونے والے بلند ترین پہاڑوں تک کی پرستش کی جاتی ہے۔ آکاش۔ پاتال اور اجرام فلکی کے پرستار یہاں پائے جاتے ہیں۔ بھارت کے باہر بھی عناصر پرستی اصنام پرستی۔ مشاہیر پرستی کا اپنا خاص مقام ہے ان سب لوگوں کو ''الہ واحد'' کو دل و جان سے اپنانے کی دعوت ہے۔

رامائن کے ایک مقام پر شری رام چندر جی کے پیدا ہونے کے بعد ان کے بارے میں لکھا ہوا ہے اور قوم کی اکثریت شری رام جی کو وہی درجہ دیتی ہے جو رامائن سے مترشح ہوتا ہے۔

''دیاپک برہم نرنجن بگت بنود، سواج پریم بھگت کوشلیا گود'' ''یعنی وسعت پذیر، محیط کل عالم مایا سے نیاز، تین گنوں (خصوصیات) سے پرے خوشی و رنج سے آزاد اجنمے (لم تولد) پیدائش سے بری بھگوان (خدا) پریم اور بھگتی (خلوص و عقیدت) کے بس میں کوشلیا کی گود میں کھیلتے ہیں۔ تلسی رامائن صفحہ ۲۵۰۔ 1919ء از مہاتما شوبرت لال جی۔ لاہور۔

حضرت شیخ سعدیؒ نے دودھ پیتے طفلک کی حالت بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ
ع ''مگس راندن از خود مجالت نبود''

یعنی نوزائیدہ طفل ایک حقیر، کمزور مکھی کو بھی اپنے سے ہٹا نہیں سکتا ہے۔ چہ۔ چائیکہ وہ قادرِ مطلق تمام طاقتوں کا مالک خدا اتنا بے بس ہو سکے۔

''خدا تعالیٰ کا حلول و نزول پیدائش و موت باطل ہے''۔

شری رامچندر جی مہاراج کی طرح حضرت کرشن جی مہاراج کو بھی خدا تعالیٰ مانا جاتا ہے۔ ان کی خدائی کے بارے میں راجہ پریچھت کا سوال آج تک سوال ہی بنا ہوا ہے۔ شری کرشن جی مہاراج کے پرستاروں میں سے کوئی اس کا جواب نہیں دے سکا۔ شائد ہندو قوم کے پاس اس کا جواب ہی نہیں ہے۔

سوال ''پر برہم پرمیشور (رب العالمین) سدا ایک روپ۔ غیر متغیر رہ کر مون سے رہت (موت سے مبرّا ہیں۔ سو انہوں نے دیوکی جی کے پیٹ سے کس طرح جنم لیا''؟

(شریمند بھگوت اسکند صفحہ ۱۰ ادھیائے نمبر ۲۴۱ صفحہ ۲۵۵۔ مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ ۱۹۳۲ء)

اگرچہ تخلیقاتِ عالمِ بسیط، لطیف، کثیف میں خدائے واحد لا محدود لم یزل۔ لم تولد کی تجلیات کام کر رہی ہیں۔ لیکن وہ صانع ان مصنوعات میں بذات خود موجود نہیں۔ جیسا کہ شریمد بھگوت گیتا میں مرقوم ہے۔

ترجمہ۔ ''نہاں در نہاں بغیر مورتی والے۔ نراکار، پرمیشور نے یہ سارا جگت (دنیا و مافیہا) محیط کیا ہوا ہے یہ تمام مخلوقات مجھ (خدا) میں مقیم ہے، لیکن میں ان میں موجود نہیں ہوں''
(موکشو بھاش بھگوت گیتا ۹: ۴: صفحہ ۳۷۱

اردو منظوم ترجمہ دل کی گیتا ۹: ۴ صفحہ ۱۸۷

خفی سے خفی ہے میری ہست و بود
مگر ہے مجھی سے جہان کی نمود
مجھی میں مخلوق ساری مکین
مگر میں مکین خود کسی میں نہیں

مقدس گیتا میں توحید الٰہی

گیتا ادھیائے صفحہ ۱۸ اشلوک ۴۶

ترجمہ: جس ایشور سے یہ سب عناصر، ساری مخلوق کی پیدائش ہوئی ہے اور جس ایشور نے یہ سارا جہاں محیط کیا ہوا ہے۔ اس ایشور کو اپنے سارے اچھے کاموں سے خوش اور مطمئن کر کے یہ انسان اپنے دل کو پاکیزہ بناتا ہے۔

جس ایشور سے پیدا عناصر ہوئے
جو ہے کل جہاں کو احاطہ کئے
اسے اپنے کرموں (اعمال) سے خوشنود کر
گیان سری (معرفت تامہ) کو حاصل کرتا ہے بشر

شرح:

''ہے ایشور سے سب کی حیات و ممات
ٹھہرنا[1] اس سے ہے اے نیک ذات
ہے جس صانع سے یہ رہتی زندگی
اور ہوتی ہے جس صانع سے موت بھی
اسی صانع کو برہم (خدا) کا روپ جان
بچار اس کی کرجان اُس کا گیان
اور ہے شرتی سوئم نے ایسا کہا
کہ ہے دانندہ کل غیب دان آتما (خدا)''

[1] انسانی ہستی کا قیام

موکشو بھاش بھگوت گیتا ۱۸: ۴۶ صفحہ ۱۶۵۱ از منشی چھٹن لعل سابق کلکٹر و ممبر کونسل اودے پور اردو ترجمہ دل کی گیتا ۱۸: ۴۶ صفحہ ۳۰۹

''وہی ذات جس سے خدائی ہوئی
جو سارے جہان پہ ہے چھائی ہوئی
اسی کی پرستش ہے تعمیل فرض
ہے تکمیل انسان کی تکمیل فرض''

شری رامچندر جی مہاراج، شری کرشن جی مہاراج اور دیگر راہبران و مشاہیر مخلوق کی اصلاح کیلئے دنیا میں آئے اور اپنا کام مکمل کر کے اس دنیا سے رحلت کر گئے

قدرت کا نظام ان کے ظہور سے پہلے اور ان کے گزر جانے کے بعد حسین طور و منال پر چلتا چلا آرہا ہے اور چلتا چلا جائیگا سر بمو فرق نہیں آیا ہے پس ان بزرگوں کو ان کے فوت ہو جانے کے بعد انہیں خدا ٹھہرانا خدائی صفات میں ان کو حصہ دار بنانا۔ ان کی مورتی بنانا۔ ان کی عبادت کرنا ان معصوم ہستیوں پر خدائی کا کلنک لگانا ہے درحالانکہ وہ اپنے زمانہ میں سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے عابد بندے تھے بشر ہونے کے ناطے سبھی وفات پا گئے۔

اِکو سمرو نانکا جو جل تھل رہا سمائے
دُوجا کاہے سمریئے جمے تے مرجائے

پیارے گورو نانک دیو جی مہاراج دِل نشین الفاظ میں تلقین کرتے ہیں کہ اے دانایانِ دہر! جو خشکی و تری دنیا و مافیہا میں موجود ہے۔ اسی کی عبادت کرو۔ اسے چھوڑ کر کسی دوسرے کی پرستش مت کرو۔ جو بطن مادر سے پیدا ہوتا ہے اور بآخر مر جاتا ہے۔

مقدس گیتا میں توحید

لا الہ الاھو الحیو القیوم ۔ البقرہ آیت ۲۵۶۔

ترجمہ ''اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ جس کے سوا پرستش کا (اور) کوئی مستحق نہیں کامل حیات والا، اپنی ذات میں قائم اور سب کو قائم رکھنے والا ہے نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند کا وہ محتاج ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے...... جو کچھ ان کے سامنے (حاضر) ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے (غائب

میں) ہے وہ سب کچھ ہی جانتا ہے۔ اور وہ اس کی مرضی کے سوا اس کے علم کے بغیر کسی حصہ کو بھی نہیں پاسکتے۔ اس کا علم آسمانوں پر بھی اور زمین پر بھی حاوی ہے۔ اور ان کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ وہ بلند شان والا اور عظمت والا ہے''

گیتا میں مرقوم ہے: (گیتا ادھیائے ۱۸ اشلوک ۶۱)

الفاظ کے معانی کی بنیاد پر اردو ترجمہ: از منشی چھٹن لال جی

''اے ارجن! انتریامی ایشور، دلوں کا بھید جاننے والا عالم الغیب خدا ینتر (مشین) میں لگی ہوئی پتلیوں کی طرح تمام جانداروں کو اپنی مایا (قدرت) سے جہاں تہاں چکر دیتا ہوا۔ ساری مخلوق کے دلوں میں مقیم ہوتا ہے''۔

اے جویائے عاشقِ فرش خدا
تیرے دل میں ہے موجود عرش خدا

شرح ''یہ کہتی شرتی وہ کل میں محیط، ہے سربکیہ ایشور بعلم بسیط'' وہ ایشور ہی پرتھوی کو ہے پالتا۔ وہ ایشور تمہارا بھی ہے آتما (روح) نظر آتا جتنا یہ سب ہے جہان، ہے اس کے بیرون اور اندرون اے جان گو اس کا بدن بھی یہ ہے پرتھوی، مگر اس کو ہرگز نہیں جانتی''۔!

(موکشو بھاش بھگوت گیتا ۱۸:۶۱ صفحہ ۶۶۳۔۶۶۴)

منظوم اردو ترجمہ دل کی گیتا ۱۸:۶۱ صفحہ ۳۱۳

''سن ارجن خدا ہے خدا ہر کہیں
خدائی کے دل میں خدا ہے مقیم''
''وہ سب ہستیوں کو گھماتا رہے
وہ مایا کا چکر چلا رہے''

نوٹ! گیتا ۱۸:۶۱ کی شرح میں مؤلف منشی چھٹن لعل نے لکھا ہے کہ اگرچہ خدا تعالیٰ اس زمین میں بھی رہتا ہے مگر زمین خدا کو ہرگز جانتی نہیں''

حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

الف: ''وہ رب العالمین ہے یعنی جہانتک آبادیاں ہیں۔ اور جہاں تک کسی قسم کی مخلوق کا وجود موجود ہے خواہ اجسام خواہ ارواح ان سب کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا خدا ہے جو ہر وقت ان کی پرورش کرتا ہے''

(کشتی نوح صفحہ ۳۹ طبع اوّل)

ب ''ہر ایک چیز غایت درجہ تذلل اور عبودیت سے خدا کے آستانہ پر گری ہوئی ہے۔ اور اس کی فرمانبرداری میں مستغرق ہے۔ پہاڑوں اور زمین کا ذرّہ ذرّہ اور دریاؤں اور سمندروں کا قطرہ قطرہ اور درختوں اور بوٹیوں کا پات پات اور ہر ایک جزاُن کا اور انسان اور حیوانات کے کل ذرّات خدا کو پہچانتے ہیں۔ اور اس کی اطاعت کرتے ہیں...... زمین پر ہر ایک چیز اس کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے''

(کشتی نوح صفحہ ۳۰ طبع اول ۵ ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

توحید شریمد بھگوت گیتا ۱۸:۶۲

سنسکرت الفاظ کے معانی کی بنیاد پر ترجمہ

''اے ارجن! ہر طرح سے ایشور کی پناہ میں پناہ گزین ہو کر امان حاصل کر۔ تو اس کی رضاء خوشنودی سے نجات کا اعلیٰ وارفع اور لازوال مقام حاصل کر سکے گا''۔

''ہر طرح سے تو پناہ اُن کی لے، کہ ان کی عنایت و خوشنود سے پرم شانتی اور شاسوت مقام۔ ہو حاصل تجھے سہل اے نیک فام''

شرح ''پرم شانتی یہاں ہے اس کو کہا، کہ جب تک ظہور ہو برہم گیان کا'' ''اور ہے شاشوت یہاں اس کو کہا، کہ جس کی نہ تولید ہو نہ فنا'

موکشو بھاش بھگوت گیتا ۱۸:۶۲ صفحہ ۶۶

ترجمہ دل کی گیتا ۱۸:۶۲ صفحہ ۳۱۴

توماوا و ملجا اُس کو بنا، اُس ذات میں اپنی ہستی لگا تو رحمت میں اس کی سما جائے گا، سکون و بقا اس سے پا جائے گا'' (جاری)

درود شریف کی برکات

حضرت ابی ابن کعب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

''ایک دن میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنی دعا کے وقت ایک بڑا حصہ حضورؐ پر درود بھیجنے میں صرف کرتا ہوں۔ بہتر ہو کہ حضورؐ ارشاد فرمادیں کہ میں اپنی دُعا کے وقت میں سے کس قدر حصہ حضورؐ پر درود بھیجنے میں مخصوص کردوں۔ حبیب پاکؐ نے فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کی کیا ایک چوتھائی؟ فرمایا جتنا چاہو۔ اگر اس وقت میں اضافہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ نصف حصہ؟ فرمایا جتنا چاہو۔ اگر اس میں اضافہ کرو تو تمہارے لئے اور بھی بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آئندہ میں اپنی دعا کا سارا وقت حضورؐ پر درود کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں تمہاری ساری ضرورتیں اور مرادیں پوری ہوں گی اور سب گناہ معاف ہو جائیں گے''۔ (ترمذی)

اذکرو اموٰتکم بالخیر

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

ایک حوصلہ مند احمدی خاتون کا ذکر خیر

خاکسار کی خوشدامن صاحبہ محترمہ حمیدہ بیگم بیوہ مرحوم سیدّ جلال الدین شاہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ میشہ وار ضلع پلوامہ کشمیر ۱۳/اپریل ۲۰۰۳ء مطابق ۱۰ صفر المظفر ۱۴۲۴ ہجری بروز اتوار صُبح کے قریباً پانچ بجے مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی ساری زندگی تقویٰ پرہیزگاری خدمتِ خلق اور عباداتِ الٰہیہ میں گذری۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنی اولادوں کی تعلیم و تربیت رشتہ داروں اور ہمسایوں سے حسنِ سلوک اور خاص طور پر اپنے اور غیروں کے بچوں کے ساتھ بے لوث پیار و محبت اُن کی طرزِ زندگی کا نمایاں ترین پہلو رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلفائے کرام اور دیگر اولیاء اللہ کے ساتھ جنون کی حد تک عقیدت تھی اور قرآن شریف، احادیث، ملفوظات اور خلفائے کرام کے خطبات وارشادات کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ تبلیغ احمدیت اور اسلام کا جذبہ اُن میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ بوقت وفات آپ کی عمر لگ بھگ 80 سال تھی آپ مرحوم ماسٹر غلام محمد خان مانلو کی پانچ بیٹیوں میں سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ مرحوم ماسٹر غلام محمد خان مرحوم غلام رسول خان عرف لسہ خان آف مانلو کے صاحبزادے تھے۔ مرحوم لسہ خان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ہی بذاتِ خود قادیان جاکر حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اس لحاظ سے وہ حضرت صاحب کے صحابی تھے۔ یوں مرحوم حمیدہ بیگم ایک صحابی کی پوتی تھیں۔ مرحوم ماسٹر غلام محمد خان اپنے وقت کے نہایت ہی تقویٰ شعار عبادت گذار احمدی تھے۔ اپنے پیشے کے لحاظ سے اُنہیں سارے علاقے میں عزّت اور احترام سے دیکھا جاتا تھا اور اُن کی قابلیت کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اُنہوں نے اپنی سبھی بیٹیوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کی اور تعلیم دلائی۔ مرحومہ حمیدہ بیگم نے بھی مڈل تک تعلیم حاصل کی اور پھر گھریلو کام کاج میں جٹ گئیں۔ بنیادی اسلامی تعلیمات اپنے والد صاحب سے حاصل کی مرحومہ کو قرآن شریف، احادیث رسولؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے مطالعہ کا بیحد شوق تھا ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب یا رسالہ ہاتھ میں لئے محو مطالعہ رہتی تھیں۔

مرحومہ حمیدہ بیگم کی شادی ۲۰ سال کی عمر میں میشہ وارہ کے ایک نہایت ہی نیک سیرت احمدی نوجوان مرحوم سید جلال الدین شاہ کے ساتھ ہو گئی۔ شادی کے بعد بھی مرحومہ حمیدہ بیگم اپنے شوقِ مطالعہ اور ذوقِ تبلیغ سے پیچھے نہ ہٹیں چنانچہ اپنی ازدواجی زندگی میں مرحومہ کے خانوادہ کو احمدی ہونے کی بناپر سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ مرحومہ کہا کرتی تھیں کہ گاؤں میں جب دُور کے ایک چشمے سے وہ مٹی کے گھڑے میں پانی بھر کر لایا کرتی تھیں تو مخالفین احمدیت اُن کے پانی سے بھرے ہوئے گھڑے پر کنکریاں مار کر اُسے توڑ ڈالتے۔ مرحومہ چپ چاپ گھر جاکر نیا گھڑا لے کر آتیں اور چشمے سے دوبارہ پانی بھر کر لاتیں۔ یہ سلسلہ بہت دیر تک چلتا رہا۔

ایک طرف مخالفت کا یہ سلسلہ چلتا رہا تو دوسری طرف مرحومہ انہی مخالفین کے بچوں کو قرآن شریف پڑھایا کرتیں اور دیگر اسلامی تعلیمات کا درس دیتی رہتیں۔

بعد وفات مرحومہ کو میشہ وارہ کے نئے مقبرہ احمدیہ میں سپرد خاک کیا گیا یوں ان گنت اوصاف حمیدہ کی مالک اور احمدیت کی خاتون مجاہدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ ہم سب کو چھوڑ کر ہمیشہ ہمیش کیلئے ہم سے جدا ہو گئیں۔ لیکن اُن کی یادیں دل سے جانے کا نام نہیں لیتیں۔

مرحومہ کی دلی خواہش تھی کہ میشہ وارہ میں ایک منظم جماعت قائم ہو۔ اقلیت میں ہونے کے باوجود اور دُشمنانِ احمدیت کی مخالفانہ کارروائیوں کی شدت کے ہوتے ہوئے بھی مرحومہ کی ذاتی دلچسپی تضرعانہ دُعاؤں اور بار بار کے تقاضوں کے نتیجے میں اِس چھوٹے سے گاؤں میں آج سے قریباً دو سال قبل ایک مسجد احمدیہ تعمیر کی گئی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس مسجد سے پانچوں وقت اذان بلند ہوتی ہے۔ اس مسجد کا پہلا پتھر مرحومہ حمیدہ بیگم کے ہاتھ سے ہی نصب کیا گیا اور اس طرح سے مرحومہ کا ایک دیرینہ خواب شرمندۂ تعبیر ہو گیا۔ مرحومہ کی میت جس نئے مقبرہ میں دفن کی گئی اُس کی شروعات بھی مرحومہ کی اس میں تدفین سے ہی ہوئی اس طرح سے اُن کی حیات میں مسجد کا قیام اور وفات پر اس گاؤں میں مقبرہ احمدیہ کی بنیاد پڑ گئی۔

مرحومہ کی اولادوں میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں جو سب کے سب شادی شدہ اور صاحبِ اولاد بلکہ چند کی اولادوں کی بھی اولادیں ہیں ان سب کو بنیادی اسلامی تربیت اور تعلیم سے بہرہ ور کرانے کا سہرا مرحومہ کے سر ہی بندھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ بخشے۔ آمین۔

(عبدالحمید ٹاک امیر جماعت صوبہ کشمیر)

گلدستہ درویشان کے

وہ پھول جو مرجھا گئے

حکیم بدرالدین عامل درویش قادیان

مکرم و محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ صدر انجمن احمدیہ۔ انجمن تحریک جدید اور انجمن وقف جدید کی طرف سے آپکی وفات پر جو تعزیتی ریزولیوشن پاس کیا گیا اس میں بڑی تفصیل سے آپکی جماعتی خدمات کا ذکر آچکا ہے۔ میں جو کچھ لکھنے والا ہوں وہ صرف ذاتی مشاہدات تک محدود ہے۔ اور جو باتیں میرے حافظہ کی سکرین پر محفوظ رہ گئیں ان کا ہی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

درویشی دور کے حالات پیش کرنا مدنظر ہے اسلئے میں زمانہ قبل درویشی کے حالات کو چھوڑتا ہوں اور ابتداء زمانہ درویشی سے کرتا ہوں۔

ابتدائی دنوں میں جبکہ صدر انجمن احمدیہ کے ادارہ جات کی الگ الگ کارکردگی کا دور نہیں شروع ہوا تھا۔ تمام تر ڈاک امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کے نام ہی ہوا کرتی تھی اس وقت مکرم ملک صلاح الدین صاحب امارت مقامی کی ڈاک لکھنے کی خدمت پر مقرر تھے۔ اور تمام ڈاک لکھ کر امیر صاحب مقامی کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے اور یہ تھکا دینے والا کام بڑی توجہ اور مستقل مزاجی سے کیا کرتے تھے۔ عزم اور ارادہ کے پکے تھے اور محنت کرتے ہوئے خاص کر لکھنے کی محنت سے ہرگز نہ تھکتے تھے۔ مہینوں یہ کام آپ نے کیا پھر 1948ء میں جب چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی قادیان آگئے تو یہ خدمت ان کے سپرد ہو گئی۔

ازاں بعد مکرم ملک صاحب کے سپرد ناظر ضیافت کی نگرانی کا کام ہوا۔ آپ بحیثیت ناظر ضیافت بڑی توجہ سے یہ کام انجام دیتے تھے۔ اور جملہ امور کھانا پکنے اور تقسیم ہونے کی خود نگرانی فرماتے تھے تا کسی مرحلہ پر بھی بدنظمی نہ ہونے پائے۔ ایک شخص اللہ رکھا نامی جو قادیان میں فتنہ پردازی کیلئے ہی آیا تھا۔ اور کسی موقعہ کی تلاش میں تھا ایک روز جب محترم ملک صاحب خود تقسیم سالن کی نگرانی فرما رہے تھے اس نے شرارت شروع کی اور تقسیم میں بدانتظامی کا شور مچا کر محترم ملک صاحب سے جھگڑے کی بنا ڈال دی موقعہ پر حاضر بعض دیگر درویشوں نے اس کو سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ تو مخالفین کا آلہ کار تھا اور انکی ہدایت پر ہی جماعت کے اندر انتشار کیلئے آیا ہوا تھا جھگڑے کو طول دیتا چلا گیا اور گالی گلوچ اور ہاتھا پائی پر اتر آیا جماعت کے مخالفین کا ایک گروہ اسکی پشت پناہی کر رہا تھا وہ وہاں سے بظاہر گذرتے ہوئے چھڑانے والوں میں شامل ہو کر گواہ بن گئے۔ اور اگلے روز اللہ رکھا کی طرف سے جماعت کے 25 معززین کے خلاف استغاثہ دائر کر دیا اور جماعت کے ازلی مخالف اس کے گواہ بن گئے اور مقدمہ شروع ہو گیا۔ 1947ء میں تقسیم ملک کے ایام میں ہی گورنمنٹ کی طرف سے ایک ریزیڈنٹ مجسٹریٹ یہاں متعین تھا اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی میں اسکی عدالت لگا کرتی تھی۔ تین چار پیشیاں یہاں پر ہوئیں۔ اور پھر مقدمہ بٹالہ منتقل ہو گیا اور کئی ماہ تک چلتا رہا جلدی جلدی تاریخیں پڑتی تھیں۔ مخالفین کا پروگرام بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ جماعت کے ان سرکردہ افراد کو مقدمہ میں الجھائے رکھا جائے تا وہ جماعتی کاموں کی طرف زیادہ توجہ نہ دے سکیں۔ ان 25 افراد میں محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹؓ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ مکرم مولوی برکات احمد صاحب، مکرم ملک صلاح الدین صاحب مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز خاکسار حکیم بدرالدین عامل، مکرم میر رفیع احمد صاحب۔ مکرم مولوی برکت علی صاحب۔ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب۔ مکرم چوہدری سکندر خان صاحب۔ مکرم غلام قادر صاحب درویش اور چند اور افراد شامل تھے۔ جن کے نام اس وقت ذہن میں نہیں آرہے۔ چونکہ مخالفین کا مقصد ہی جماعت کو کسی نہ کسی رنگ میں تکلیف دینا تھا مجسٹریٹ کو بھی یہ تاثر دیا گیا تھا کہ ان لوگوں کی طرف سے اس شخص کو جان کا خطرہ ہے۔ اور نہایت سنگین صورت حال سے ہم نے اس کو اس روز نکالا ہے۔ لہٰذا مجسٹریٹ نے ان جملہ 25 افراد کے خلاف فیصلہ دیتے ہوئے ان سب کو ایک سال کیلئے دس دس ہزار روپے کی ضمانتیں داخل کرنے کا حکم دیا۔ یہ ضمانتیں داخل کر دی گئیں اور اس طرح یہ فتنہ وقتی طور پر ختم ہوا۔ (اللہ رکھے کی داستاں الگ ہے کہ اس نے آگے کیا کیا گل کھلائے چونکہ اس کا تعلق درویشی دور سے نہیں میں اس حصہ کو چھوڑتا ہوں)

جائیدادوں کی واگذاری کے تعلق میں مجھے بہت سے سفر مکرم ملک صاحب کے ہمراہ کرنے پڑے ہیں اس طرح مجھے ملک صاحب کے عمل و کردار کا بڑے نزدیک سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔

۱۔ سادگی ملک صاحب کی طبیعت ثانیہ تھی لباس میں سادگی گفتگو میں سادگی خوراک میں سادگی سفر میں سلسلہ کے روپے کو بڑی احتیاط اور کم سے کم خرچ کرنا آپ کے مدنظر ہوتا سفر میں عموماً کھانا گھر سے پکوا کر لے جایا کرتے تھے۔ اور کھانا نہایت سادہ بعض اوقات ساگ اور مکئی کی روٹی ہی ساتھ لیکر گئے ہوتے اور کھانے میں مجھے بھی شریک کر لیتے اور نہایت بے تکلفی سے کھاتے بعض دفعہ صرف روٹیاں ہی پکوا کر ساتھ لے جاتے اور ہم دونوں مل کر بازار سے پکوڑے وغیرہ لیکر روٹیاں ان کے ساتھ کھالیا کرتے۔ اسی طرح ان ایام میں ابھی پکی سڑک بٹالہ تک نہیں بنی تھی اسلئے ریل پر ہی سفر کرنا ہوتا تھا اس غرض سے کہ ریلوے سٹیشن تک جانے کیلئے تانگہ کا خرچ بچایا جائے ہم ریلوے سٹیشن تک جو احمدیہ محلہ سے قریب ایک میل فاصلہ پر ہے پیدل ہی چل کر جایا کرتے اور واپسی پر بھی پیدل ہی آجایا کرتے تھے۔ اگر کوئی چھوٹا موٹا بوجھ بھی پاس ہوتا تو اسکو بھی خود اٹھا کر لے آتے اور اس میں ذرہ بھر بھی کوفت یا اپنی بے عزتی محسوس نہ کرتے۔

انہی ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے ایک اشتہار اخبار الفضل میں چھپتا تھا۔ مجھے آپکی تلاش ہے۔ اس میں کئی ایک شرائط حضور نے لکھی تھیں۔ ان شرائط پر عمل کرنے کی کوشش کرتے۔

۲۔ ملک صاحب بڑے مضبوط جسم عزم و ارادہ کے مالک تھے ایک مرتبہ ملک صاحب جائیدادوں کے کیس میں پیشی سے فارغ ہو کر واپس قادیان آرہے تھے۔ بٹالہ سے قادیان آنے والی آخری گاڑی آپ نہیں پکڑ سکے آپ نے اڈہ میں آکر دیکھا کہ کوئی اور ذریعہ قادیان پہنچنے کا مل جائے یہاں دیکھا کہ چند مسافر اور بھی اس روٹ پر آنے والے موجود تھے۔ ان میں زیادہ تر ہرچووال جانیوالے تھے اور قادیان آنے والے اکیلے ملک صاحب ہی تھے اور دو مسافر قریبی گاؤں میں جانے والے تھے چنانچہ ہرچووال جانے والے مسافروں نے ایک گاڑی چارٹر کی جس میں ملک صاحب اور دیگر دونوں مسافر بھی بیٹھ گئے سڑک کچی تھی اور اس پر مستزاد خوب بارش بھی ہوئی تھی وہ گاڑی چونکہ سیدھی ہرچووال جانے والی تھی اس نے ملک صاحب اور دیگر دو مسافروں کو ڈلہ موڑ پر ڈراپ کر دیا اور آگے روانہ ہو گئی۔ ڈلہ موڑ قادیان سے کم و بیش تین کلومیٹر پر ہے۔ ملک صاحب کے پاس کچھ سامان بھی تھا جسکا وزن ایک من کے قریب تھا۔ اندھیری رات رستہ بارش کی وجہ سے خراب مٹی میں پاؤں دھنس دھنس جاتے۔ تاہم گھر تو آنا ہی تھا ہرچہ بادا باد ملک صاحب یہ سامان اٹھا کر چل پڑے۔ آپ نے محسوس کیا کہ کوئی شخص اندھیرے میں تیزی سے انکی طرف بڑھ رہا ہے جوں جوں آپ اپنی رفتار تیز کرتے وہ بھی مسلسل تیزی سے آپکی طرف بڑھتا چلا آرہا تھا۔ ملک صاحب نے یہ محسوس کیا کہ میرے پاس جو سامان ہے ابکو یہ ں چھیننا چاہتا ہے آخر وہ شخص بالکل قریب پہنچ گیا۔ وہ ملک صاحب پر حملہ کرنا چاہتا تھا کہ ملک صاحب نے اس خطرہ کو بھانپ لیا اور پیچھے مڑ کر اس پر اپنے سونٹے سے وار کر دیا جس سے وہ شخص بوکھلا کر اور زخمی حالت میں بھاگ نکلا ملک صاحب نے محسوس کیا کہ ہو سکتا ہے یہ شخص قریب میں کسی مقام سے اپنے امدادی اور افراد کو لیکر مجھ پر حملہ کر دے یا اسلحہ لے کر آجائے اور مجھ پر حملہ کرے آپ حفاظت کی غرض سے نزدیک ایک کماد کے کھیت میں چھپ گئے اور رات بھر سیلاب زدہ زمین مچھروں کی بہتات اور دن بھر کی تھکان اور بھوک پیاس کی شدت برداشت کرتے ہوئے صبح کی اذان تک وہاں رہے اور فجر کی اذان کے ساتھ ہی آپ اس کھیت سے نکل کھڑے ہوئے اور احمدیہ ایریا میں مع سامان پہنچ گئے۔ آپ کے تمام کپڑے مٹی سے لت پت تھے۔ اور پورا جسم پسینہ سے شرابور تھا نظارت امور عامہ کی طرف سے پولیس میں اطلاع دی گئی اور پولیس کو چونکہ اس قسم کے لوگوں کا پتہ ہوتا ہے انہوں نے اسی روز اس شخص کو گرفتار کر لیا اور پتہ چلا کہ یہ شخص راہگیروں کو لوٹنے کا عادی مجرم ہے۔

۳۔ ملک صاحب بیماروں کی بیمار پرسی کیلئے خاص طور پر جاتے اپنے تو اپنے ہی ہیں۔ آپ غیر مسلم ملنے والوں کی بھی بیمار پرسی کرنے جایا کرتے اور اس میں کبھی تھکان محسوس نہ کرتے۔

ہومیوپیتھی کا بھی آپ خاصہ مطالعہ رکھتے تھے اور کچھ ادویہ بھی منگوا کر رکھا کرتے تھے بیمار پرسی بھی کرتے اور ہومیوپیتھک ادویات بھی اپنے پاس سے دے دیتے تھے اگر آپ کے سٹاک میں وہ دوائی نہ ہوتی تو لکھ دیتے۔

۴۔ تاریخ سلسلہ سے بڑی گہری واقفیت تھی۔ اپنی مجالس میں تاریخی واقعات سنانا آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ خاص کر صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حالات سناتے ہوئے نہ تھکتے تھے۔

لکھنے کا آپ کو بیحد شوق تھا میں نے دیکھا کہ آپ جب میرے ساتھ جائیدادوں کے مقدمہ میں پیروی کیلئے گئے ہوتے تو جب تک عدالت سے آواز نہ پڑتی آپ لکھنے میں مصروف رہتے اور اردگرد کا ماحول اور شور و غل آپکی توجہ کو متاثر نہیں کرتا تھا۔ بعض اوقات میں نے دیکھا کہ کئی دستے کاغذ آپ ایک دن میں لکھ چکے ہوتے۔

۵۔ جائیدادوں کے مقدمہ میں جملہ دستاویزات پیش ہو چکی ہوئی تھیں، اور گواہیاں بھی ہو چکی ہوئی تھیں اب بحث کا مرحلہ باقی تھا۔ اس کی تیاری کیلئے معائنہ مسل ضروری تھا۔ لہٰذا ہم نے معائنہ مسل کی درخواست دی جو منظور ہو گئی اور دن مقرر ہو گئے کیونکہ مخالف فریق نے

بھی معائنہ کرنا تھا اور بحث تیار کرنا تھی۔ ملک صاحب نے کہا کہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب چونکہ ایک ماہر زود نویس ہیں۔ بہتر ہو کہ انہیں ساتھ لیا جائے۔ اور جو حوالہ جات ضروری ہوں وہ نقل کرلئے جائیں۔ لہٰذا نظارت علیا کے ذریعہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کی خدمات مستعار مل گئیں۔ اور ہم تینوں محترم ملک صاحب محترم چوہدری فیض احمد صاحب اور خاکسار معائنہ مسل کیلئے گئے مسل دیکر ہمیں الگ کمرہ میں بٹھا دیا گیا۔ اور متعلقہ ریکارڈ کلرک کو پاس بٹھا دیا۔ مسل دیکھ کر چوہدری فیض صاحب کہنے لگے کہ اس قدر مواد کو تو میں من وعن لکھ لوں گا۔ آپ پڑھتے جائیں میں لکھوں گا چنانچہ مکرم ملک صاحب پڑھتے جاتے اور چوہدری صاحب لکھتے جاتے اور جب ملک صاحب تھک جاتے میں پڑھتا اور چوہدری صاحب لکھتے اور جب چوہدری صاحب کو آرام دینا مد نظر ہوتا تو پھر محترم ملک صاحب لکھتے اور میں پڑھتا جاتا اس طرح ہم نے تین روز میں پوری مسل نوٹ کرلی اور پھر ہمیں مقدمہ کے اختتام تک معائنہ مسل کی ضرورت نہیں پڑی۔

یہ غالباً آخری روز تھا۔ جب ہم نے مسل لکھنے کا کام ختم کرلیا۔ ٹائم دیکھا تو گاڑی کا وقت ہو چکا تھا۔ یہ طے کیا کہ بجائے اس کے کہ ہم پہلے بس پر بٹالہ جائیں اور پھر وہاں سے قادیان کی ٹرین پکڑیں کیوں نہ ہم گورداسپور سے ہی ریل میں جائیں اور وہاں بٹالہ میں گاڑی بدل کر قادیان چلے جائیں۔ اسلئے ہم گورداسپور ریلوے سٹیشن پر چلے گئے وہاں جاکر معلوم ہوا کہ گاڑی آنے میں ۲۰ منٹ باقی ہیں۔ لہٰذا یہ پروگرام بنا کہ گاڑی آنے تک چائے پی لی جائے میں نے ٹی سٹال والے کو تین کپ چائے کا آرڈر دے دیا ابھی چائے بن ہی رہی تھی کہ مخالف وکیل چوہدری محکم چند صاحب بھی وہاں آگئے۔ ان کے ساتھ قادیان کے ایک پنڈت مسمی کنج لال بھی تھے یہ جماعت کے سخت مخالف تھے۔ اور جائیدادوں کے کیس میں بھی مخالف پارٹی کے طور پر حاضر ہوا کرتے تھے۔ ان کے آنے پر میں نے کہا چوہدری صاحب (چوہدری محکم چند) کیا آپ چائے پئیں گے۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے دو کپ مزید چائے کا آرڈر دیدیا۔ چائے آگئی اور ہم سب پینے لگے چائے پیتے ہوئے پنڈت کنج لال صاحب نے کہا کہ اس سے پرماتما نے روزی روٹی مرزا صاحب کے وجود سے وابستہ کردی ہے۔ کوئی تو آپ کی موافقت کرکے روزی کھا رہا ہے اور کوئی مخالفت کرکے کھا رہا ہے ہر صورت میں کھا مرزا صاحب کے وجود کے باعث ہی رہا ہے یہ بات سن کر چوہدری محکم چند صاحب ایڈوکیٹ نے کہا کہ پنڈت جی جب آپکو یہ نسخہ یاد ہے تو آپ موافقت کرکے کیوں نہیں عزت کی روٹی کھاتے آپ نے مخالفت کرکے کیوں روزی حاصل کرنے کا اصول اپنایا ہے اس کے جواب میں پنڈت کنج لال صاحب نے کہا۔ چوہدری صاحب اب جبکہ یہ نسخہ میرے دماغ میں آیا ہے میں مخالفت میں بہت دور نکل چکا ہوں اب اگر میں ان کی طرف جاؤں بھی تو یہ مجھے قبول نہیں کریں گے۔

فروری 2002ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی صفت رزاق پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بھی اظہار فرمایا کہ آپ بھی اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے مظہر تھے آپ نے فرمایا ہے کہ ایک وقت وہ تھا کہ جب دسترخوان کا بچا ہوا کھانا میرے لئے ہوتا تھا اور اب اللہ تعالیٰ کا اس قدر فضل وکرم ہے کہ میرے دسترخوان پر بہت سے خاندان پل رہے ہیں اس خطبہ کے بعد میں نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پنڈت کنج لال والا واقعہ لکھ کر بھجوایا۔ اس کے جواب میں حضور نے میرے نام خط میں لکھا (خلاصہ خط) حضور انور نے فرمایا۔

"آپ نے بہت اچھا واقعہ لکھا ہے۔ دراصل بات اسی طرح ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں روزی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وجود سے وابستہ کردی ہے"

سلسلہ احمدیہ کی خدمت کرنا اور کرتے چلے جانا آپ کا عمل تھا۔ آپ نے بطور پرائیویٹ سیکرٹری بھی کام کیا بطور ناظر اعلیٰ بھی اور بطور ناظر بھی۔ بطور ناظم بھی بطور افسر صیغہ بھی اور بطور نائب ناظر ولائبریرین بھی آپ نے کبھی یہ محسوس نہیں کیا۔ کہ میں تو فلاں اعلیٰ عہدہ پر تھا اور اب جو تقرر ہوا ہے وہ اس سے چھوٹے عہدہ پر ہے۔ گویا تنزل واقعہ ہو رہا ہے۔ ہر گز نہیں آپ نے کبھی اس خیال کو پاس نہیں آنے دیا۔ بلکہ اس امر کو سینہ سے لگائے رکھا کہ میرا مقصد تو خدمت سلسلہ حقہ احمدیہ اسلامیہ ہے۔ جو مجھے میسر ہے اور اجر اللہ تعالیٰ نے عطا کرنا ہے۔ وہ ہر ایک کو اسکی نیت کے مطابق جزا دینے والا ہے۔ میں کیوں کسی خدمت سے پہلو تہی کروں۔ سبحان اللہ تعالیٰ کیا ہی اچھا عمل وکردار ہے۔

دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ اصحاب احمد کا کام بھی جاری رکھنا آپ کا بڑا عظیم کارنامہ ہے اور یہ شائع شدہ مواد آئندہ تاریخ لکھنے والوں کیلئے ایک نعمت سے کم نہیں۔

آپ ایک عرصہ سے بیمار اور کمزور تھے اور بستر پر پڑے رہنے سے بیڈ سور ہوگیا تھا جو خطرناک صورت اختیار کر گیا۔ اس کے بہتر علاج کی غرض سے لدھیانہ لے جایا گیا۔ اور وہاں گئے دوسرا روز تھا بلاوا آگیا اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس شہر کو بیعت اولیٰ کے لئے چنا تھا اسی شہر میں داعی اجل کو لبیک کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کی اولاد کو بھی آپکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ: (14)

گا۔ اور اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت 1.4.03 سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	منیر احمد خان	منیر احمد خادم

وصیت نمبر 15244: میں ایم علی کنجو ولد مکرم ایم محمد کنجو صاحب قوم احمدی پیشہ مبلغ سلسلہ عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.12.02 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ تاہم اپنی زندگی میں اگر کبھی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میں بطور مبلغ سلسلہ کام کر رہا ہوں اور مجھے ماہوار -/3140 روپے تنخواہ مع الاونس ملتا ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اسکا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

میری وصیت 1/1/03 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد:	العبد	گواہ شد
پی عبدالناصر	ایم علی کنجو	محمد انور احمد

وصیت نمبر 15245: میں نصیرہ آفتاب زوجہ آفتاب احمد خان قوم درانی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ کالکاجی ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31.2.03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ایک عدد سیٹ سونے کا 26.580 گرام قیمت -/10550 ایک عدد چین سونے کی 15.330 گرام قیمت -/6953 ایک عدد بالی سیٹ سونے کی 5.370 گرام قیمت -/2435 چار عدد انگوٹھیاں سونے کی 11.000 گرام قیمت -/4680 ایک عدد لچھا سونے کا 3.000 گرام قیمت -/1280 دو عدد چوڑیاں سونے کی 18.200 گرام قیمت -/7740 تین عدد کوکے ناک کے سونے کے قیمت -/300 دو عدد پائل چاندی کے 118.450 گرام قیمت -/415 دو عدد سیٹ چاندی 40.040 قیمت -/220 کل قیمت -/34573

اس کے علاوہ خاکسارہ بچوں کو ٹیوشن دیکر ایک ہزار روپے ماہانہ آمد کرتی ہے اس کا بھی حصہ آمد 1/10 حصہ ادا کرتی رہوں گی آئندہ اگر میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ بناؤں تو اسکی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی میرے مرنے کے بعد بھی اگر کوئی ایسی جائیداد ہو جس کا حصہ جائیداد ادا نہ کیا گیا ہو تو اس جائیداد کے بھی 1/10 حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ میری وصیت تاریخ وصیت سے نافذ سمجھی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
برہان احمد ظفر	نصیرہ آفتاب	عبداللطیف سندھی

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

پہلا صوبائی اجتماع مجالس انصار اللہ بہار

مورخہ 25.5.03 صبح ساڑھے دس بجے مکرم محمد شریف عالم صاحب امیر صوبائی بہار کی زیر صدارت جماعت احمدیہ خانپور ملکی میں پہلا صوبائی اجتماع مجالس انصار اللہ بہار کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں زعماء کرام مجالس انصار اللہ صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بہار۔ مبلغین کرام۔ معلمین کرام ممبران مجالس انصار اللہ مہمانان کرام کے علاوہ نو مبائعین نے بھی شرکت کی۔

مکرم مولوی سید ہارون رشید صاحب معلم وقف جدید خانپور ملکی کی تلاوت قرآن مجید اور اُس کے ترجمہ کے بعد خاکسار نے عہد نامہ مجلس انصار اللہ دُہرایا۔ مکرم جناب سید مبارک عالم صاحب زعیم انصار اللہ خانپور ملکی کے استقبالیہ خطاب کے بعد عزیزم ذکی انور دانش سلمہ نے منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعدہ مکرم جناب سید عبد المفہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ مکرم مولوی اسماعیل احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی مکرم سید عبد الغنی صاحب برہ پورہ نے منظوم کلام پڑھ کر سنایا بعدہ مکرم مولوی شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ بھاگلپور کی تقریر اور عزیزم شیخ فرقان علی سلمہ کے منظوم کلام کے بعد خاکسار ناظم انصار اللہ بہار نے مجالس انصار اللہ بہار کی کارگزاری کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ مکرم مولوی سید ہارون رشید صاحب معلم وقف جدید خانپور ملکی۔ مکرم جناب عبد الرحمٰن صاحب مونگیر۔ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب بھاگلپور۔ مکرم محمد خلیل صاحب برہ پورہ کی تقریر کے بعد نو مبائعین انصار نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور اپنے قبولیت احمدیت کی داستان سنائی آخر پر مکرم جناب محمد شریف عالم صاحب امیر صوبائی بہار نے صدارتی خطاب فرمایا۔ موصوف نے مکرم جناب صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت قادیان کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا اور تمام مہمانان کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی۔ دُعا کے بعد اجلاس ختم ہوا جملہ مہمانان کرام کے قیام وطعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (محمد جلیل اختر ناظم انصار اللہ صوبہ بہار)

بلاری میں خدام کا تربیتی جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت 23.5.03 کو بمقام قول بازار بڑی گلی گراس محترم صدر ابو نعیم صاحب جماعت احمدیہ کے مکان پر تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جسکی صدارت محترم غوث صاحب نے فرمائی۔ تلاوت عہد خدام واطفال اور نظم کے بعد محترم محمد سیف اللہ صاحب نو مبائع نے تقریر کی محترم محبوب صاحب پاشاہ اور محترم محمد اسلام صاحب نے تقریر کی بعدہ خاکسار حاجی فیروز پاشا قائد علاقائی محترم مولوی عبد القیوم صاحب۔ خادم سلسلہ کی تقریر ہوئی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ محترم محمد اکبر صاحب آرٹسٹ نے جملہ احباب کرام کی دعوت کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک نے صوبائی سطح پر مورخہ 20-19 فروری 2003 کو دو روزہ سالانہ اجتماع تیاپور میں منعقد کیا مجلس خدام الاحمدیہ تیاپور۔ مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر۔ دیودرگ۔ گلبرگہ۔ شاہ پور وغیرہ نے شرکت کی شہر بلاری کے خدام جو خاکسار کے ہمراہ تھے زیر تبلیغ نوجوان تھے بے انتہا متاثر ہوئے ہیں علمی وورزشی مقابلہ جات ہوئے جماعتی روایات کے مطابق پورے نظم وضبط کے ساتھ مخلص خدام نے مذکورہ پروگرام کو کامیاب بنایا۔ الحمد للہ۔

اجتماع میں شرکاء کیلئے تناول طعام کا بہترین انتظام مجلس خدام الاحمدیہ تیاپور نے کیا تھا محترم خواجہ حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ دیودرگ نے نہایت اخلاص سے مالی تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ (حاجی فیروز پاشا بلاری کرناٹک)

بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

بھپور سرکل دیودرگ کرناٹک میں جلسہ پیشوایان مذاہب

کرناٹک میں دیودرگ سرکل کے تحت 19.1.03 کو ایک جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا جسکی صدارت مکرم ناصر احمد صاحب نور نائب نگران اعلیٰ سرکل دیودرگ نے کی تلاوت ونظم کے بعد مکرم نبی صاحب معلم سلسلہ مکرم انوار اللہ صاحب صدر جماعت المئوی مکرم رام چندر گوڑا صاحب باگلاڑ مکرم شرنیو اساڑو ہیڈ ماسٹر نے تقریر کی۔ مقررین نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بار بار ایسی مجالس منعقد کرنے کی دعوت دی اور اپنی طرف سے ہر تعاون کا وعدہ کیا۔

مکرم ناصر احمد صاحب نور نائب نگران اعلیٰ سرکل دیودرگ نے صدارتی خطاب میں دنیا کو امن اور شانتی دینے میں جماعت احمدیہ کی کوششوں پر روشنی ڈالتے ہوئے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھپور نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں خصوصی تعاون دیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ایم اے محمود احمد سرکل انچارج دیودرگ)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

18 مئی 2003 کو مسجد بیت الہادی دہلی میں زیر صدارت مکرم ارادت احمد صاحب صدر جماعت دہلی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ کثیر تعداد میں خدام انصار اور اطفال کے علاوہ نو مبائعین بھی شریک ہوئے نظم کے بعد شباب احمد صاحب۔ فرہان مبشر صاحب مطلوب احمد صاحب صادق داؤد صاحب فیض احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور خاکسار سید کلیم الدین مبلغ انچارج دہلی اور صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ مقررین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسوانح کے مختلف پہلو پر تقاریر کیں۔ جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ انچارج دہلی)

بھدرواہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

جماعت احمدیہ بھدرواہ کو ۱۳ اپریل ۲۰۰۳ء بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ بھدرواہ میں زیر صدارت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ بھدرواہ جلسہ سیرت النبی منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم خورشید احمد صاحب میر نے تقریر کی۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں احباب جماعت موجود تھے (صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

قرارداد تعزیت بروفات محترمہ استانی صادقہ خاتون صاحبہ

منجانب لجنہ اماء اللہ قادیان

آج مورخہ 15.4.03 کو یہ خبر بڑے دُکھ اور گہرے صدمہ کے ساتھ سنی گئی کہ محترمہ اُستانی صادقہ خاتون صاحبہ بقضائے الٰہی رحلت فرما گئیں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترمہ اُستانی جی موصوفہ ہر دلعزیز وجود تھیں آپ دُعاؤں کا خزانہ تھیں پنج گانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کی پابند تھیں۔ بلند حوصلہ نہایت ملنسار محبت کرنے والی مہمان نواز خاتون تھیں۔

ابتدائی درویشی دور میں محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب سابق ناظر اعلیٰ وامیر جماعت قادیان کے ساتھ شادی ہو کر قادیان تشریف لائیں۔ اور لجنہ کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالی آپ کو محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی رہنمائی میں ایک لمبا عرصہ خدمت کا موقعہ ملا آپ نے بحثیت صدر لجنہ اماء اللہ قادیان ۴۱ سال خدمت کی توفیق پائی آپ نائب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت بھی ۴۵ سال رہیں۔ آپ نے قادیان وبھارت کی خواتین میں تربیتی اصلاحی اُمور عملی قربانی کی روح پھونک دی جس سے آنے والی نسلیں مستفیض ہو رہی ہیں۔

آپ کو نصرت گرلز سکول قادیان میں لمبا عرصہ بحیثیت ہیڈ مسٹرس خدمت کی توفیق ملی اور بڑی استانی جی کے نام سے جانی جاتی تھیں۔ ۱۹۹۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ہندوستان تشریف لانے پر آپ لجنہ کی نمائندہ بن کر دہلی میں حضور انور کے استقبال کے لئے تشریف لے گئیں تھیں۔

آپ نے سلسلہ کی ہر ذمہ داری کو جو آپ پر پڑی بطور احسن نبھایا اور اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت آپ کے شامل حال رہی آپ سیکرٹری موصیات بھی رہیں۔ ۱۹۹۹ سے تا وفات مجلس عاملہ لجنہ بھارت کی اعزازی ممبر بھی رہیں۔ آپ صاحب اولاد تھیں آپکے ایک بیٹے محترم سعادت احمد صاحب جاوید ایڈیشنل ناظر امور خارجہ کے عہدے پر فائز ہیں اور ایک بیٹے مکرم ارادت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ دہلی ہیں۔ چھوٹے بیٹے بشارت احمد اور اسی طرح بیٹیاں بھی خدمت دین کی توفیق پا رہی ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان آپ کی وفات پر جملہ پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی رحلت پر موصولہ قرار دادہائے تعزیت کا خلاصہ

منجانب جماعت احمدیہ جرمنی

یوں تو ازلی وابدی حقیقت کل من علیھا فان ویبقیٰ وَجْہُ ربک ذوالجلٰل والاکرام کے تابع ہر ذی روح نے اپنے خالق کے حضور حاضر ہونا ہے مگر کچھ وجود ایسے ہوتے ہیں جن کی جدائی کا تصور ہی لرزہ طاری کر دیا کرتا ہے ہمارے محبوب امام، کروڑوں احمدیوں کے محبوب آقا بھی ایسے ہی وجودوں میں سے تھے جن کی جدائی پر مرد کیا اور خواتین کیا، بچے کیا اور بوڑھے کیا سب کے سب ناقابل بیان دکھ درد اور رنج وغم میں ڈوب کر رہ گئے اور کرب کے کیسے کیسے مرحلوں سے گزرے اس کی کیفیت کون جانے کہ ان کا وہ محبوب آقا بچھڑ گیا تھا جس نے ہر بچے اور ہر بڑے کے دل میں گھر بنالیا ہوا تھا جس نے ہر دل میں دعوت الی اللہ کی ایک جوت جگادی تھی۔ جس نے اپنی زندگی روحانی اور جسمانی مریضوں کیلئے مسیحا بن کر گزار دی جس نے غریبوں اور معاشرہ کے پسماندہ طبقوں کا غم کھایا اور ان میں خوشیاں بانٹیں جس نے اپنی زندگی کا ہر ہر لمحہ قل ان صلوتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کی عملی تفسیر بن کر گزارا۔ جس نے خدمتِ دین کی خاطر اور اللہ کی عبادت قائم کرنے کیلئے کبھی کسی مادی مجبوری کو رکاوٹ بننے نہیں دیا اور جس کا رواں رُواں اللہ اُس کے رسول اور آپ ﷺ کے غلاموں کی محبت میں رچا ہوا تھا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۲۱ سالہ دور خلافت کے دوران اس قدر علمی و عملی اور تنظیمی و تربیتی کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں کہ ان کے عناوین کی فہرست بھی بے حد طویل ہے۔

غرضیکہ اے جانے والے تیری کس کس خوبی اور کس کس ادا کو یاد کریں تو ایک فرد نہیں ایک زمانہ تھا، ایک عہد تھا جو تیرے جانے سے بظاہر تو گزر گیا مگر ہم اپنے اللہ سے عہد کرتے ہیں کہ ہم اسے ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ خدا کی قسم! تیری یادوں تیری نیکیوں اور قربانیوں کو ہمیشہ اپنے لئے مشعل راہ بنائے رکھیں گے اور تیری جاری فرمودہ تحریکات کو آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ وباللہ التوفیق۔

ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جملہ احباب جماعت احمدیہ عالمگیر سے رنج والم کے اس موقع پر دلی تعزیت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ حضور اقدس کے ساتھ تجدید عہد وفا بھی کرتے ہیں کہ اے آنے والے ہمارے آقا! ہم پر درد عاجزانہ دُعاؤں، اپنی حقیر کوششوں اور تمام وسائل کے ساتھ خدمت دین کے میدان میں اپنے آپ کو جھونکے رکھیں گے، آپ کی تمام ہدایات اور نصائح پر دل وجان سے عمل پیرا ہوں گے اور جس بڑی سے بڑی قربانی کیلئے بھی آپ ہمیں بلائیں گے ہمیشہ لبیک لبیک کہتے ہوئے اپنے حضور ہمیں تیار اور حاضر پائیں گے انشاء اللہ وباللہ التوفیق۔

ہم ہیں حضور کے خدام، اراکین جماعت احمدیہ جرمنی

منجانب جماعت احمدیہ گلاسگو (ہالینڈ)

ہم جملہ اراکین جماعتِ احمدیہ گلاسگو اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی رحلت پر دل کی گہرائی سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضورؒ کے خاندان کے افراد اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے جملہ افراد سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

کل من علیھا فان. ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والا کرام.

ہمارے دل مغموم ہیں اور آنکھوں سے آنسو رواں ہیں اور جسم زخموں سے چور چور ہیں لیکن ہم اپنے مالک حقیقی اور خالق کائنات کی رضا پر راضی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے کارہائے نمایاں ہمیشہ ہمیش کیلئے زندہ رہیں گے۔ آپ کے مبارک دور میں بفضلِ خدا جماعت احمدیہ کی ترقی میں غیر معمولی برکت عطا ہوئی اور دعوتِ الی اللہ کی بابرکت تحریک سے بہت سے ممالک میں جماعت احمدیہ کے پودے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ تناور درخت بن گئے۔ آپ کے مبارک عہد میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کے نفوس اور اموال اور تقویٰ میں بہت برکت بخشی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضورؒ کی دعاؤں ہاں مقبول دعاؤں کے ہم وارث بنے۔ اور مخالفین آپؒ ہی کی دعاؤں سے قہرالٰہی کا نشانہ بن کر مومنوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی روح سے مخاطب کر کے ہم نہایت عاجزی سے عرض کرتے ہیں کہ

اے جانے والے ہماری جانوں سے عزیز تر اے ہمارے شفیق و مہربان و محسن پیارے آقا! ہم آپؒ سے وعدہ کرتے ہیں کہ قافلۂ احمدیت کی قیادت جس جذبہ و ولولہ کے ساتھ آپؒ نے فرمائی ہے اس رفتار کو قائم و دائم رکھنے کیلئے ہم پوری پوری کوشش کرتے رہیں گے اور دعوت الی اللہ کی جو لو خدا تعالیٰ نے آپ کے دل میں جلائی تھی اس کو بجھنے نہیں دیں گے۔ انشاء اللہ۔

اور اے آنے والے ہمارے پیارے آقا! ہم آپ کے ساتھ صمیم قلب سے عہدِ وفا باندھتے ہیں اور آپ کے ارشادات کی تابعداری عین ایمان سمجھتے ہیں اور آپ کے اشارے پر ہم تن من دھن قربان کرنے کا عہد باندھتے اور اپنے لئے موجب سعادت و برکت جانتے ہیں۔

ہم ہیں جملہ ممبران جماعت احمدیہ گلاسگو

منجانب لجنہ اماء اللہ برطانیہ

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ برطانیہ و ممبرات لجنہ اماء اللہ برطانیہ، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے وصال پر ملال پر اپنے دلی جذبات حزن وملال اور تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارے دل غمگین ہیں اور آنکھیں اشکبار۔ مگر ہم سب ہے پیارے مولیٰ کریم کی رضا پر راضی ہیں۔ ھو مولانا . نعم المولی ونعم النصیر.

حضور رحمہ اللہ کے وجود سے جماعت کے ہر فرد نے فیض پایا۔ لیکن حضور رحمہ اللہ کے لندن تشریف لانے پر جس رنگ میں لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی ممبرات وناصرات کو حضور کے وجود سے فیض یاب ہونے اور اس مرکزی نفس سے تربیت حاصل کرنے اور عاجزانہ رنگ میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی، اس پر ہم اللہ تعالیٰ کی بے حد شکر گزار ہیں۔ اس مقدس وجود نے ہماری زندگیوں کو ایک پاکیزہ جلا عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس تبدیلی کو آگے سے آگے بڑھانے کی توفیق دے۔ آمین۔

حضور رحمہ اللہ نے لجنہ وناصرات کو ماں باپ سے بڑھ کر اپنے دامنِ تربیت میں سمیٹ کر پروان چڑھایا۔ جس طرح قدم قدم پر ہماری رہنمائی و تربیت فرمائی۔ اس کی یاد سے ہمارے دل حضور کے لئے مجسم دعا بنے ہوئے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ بے کراں دوسری مصروفیات کے ساتھ ساتھ ایک وجود طبقہ نسواں کے لئے کس قدر اپنی جان اور اپنے وقت کی قربانی دے رہا تھا۔ حضور کے ساتھ لجنہ و ناصرات کی ہزاروں سوال وجواب کی مجالس، لجنہ کے اجتماعات، تربیتی کلاسز، تعلیمی و تبلیغی سیمینارز۔ جرمن عربی اور فرنچ کلاسز میں حضور کی بنفسِ نفیس شرکت اردو کلاس اور ہفتہ کے روز بچوں اور بچیوں کی کلاسز میں حضور کی شفقت و محبت کے نظارے، حضور کی یادوں کے سمندر میں تلاطم پیدا کر رہے ہیں۔

ہم سب اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضور رحمہ اللہ کی صاحبزادیوں، بہن بھائیوں اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دلی تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور رحمہ اللہ کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

اس موقع پر ہم سب ممبرات لجنہ اماء اللہ کے دل ایک طرف تو محزون و مغموم ہیں کہ ایک بہت ہی پیارا وجود ہم سے رخصت ہوا۔ دوسری طرف خوشی سے بھی لبریز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے خلافت خامسہ کی شکل میں خلافت احمدیہ کو تسلسل عطا فرما کر ہمیں ایک عظیم روحانی انعام سے نوازا ہے۔ ہم دلی محبت و عقیدت واحترام سے پیارے حضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دلی مبارک باد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ پیارے حضور کی قدم قدم پر اعانت و نصرت فرمائے۔ ہم وعدہ کرتی ہیں کہ جیسا حضور نے ہمیں اپنے پہلے ارشاد میں نصیحت فرمائی ہے ہم ہمیشہ حضور کیلئے دعا گو رہیں گی۔ اور حضور انور کے ہر حکم پر بلکہ ہر اشارہ پر ہمیشہ پوری طرح عمل کرنے کیلئے مستعد و تیار رہیں گی۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس دورِ خلافتِ خامسہ کو اپنی نصرتوں اور غیر معمولی فتوحات و ترقیات سے بھر تا چلا جائے۔ آمین۔

قانتہ شاہدہ راشد صدر لجنہ، و جملہ ممبرات نیشنل مجلس عاملہ و جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ برطانیہ

جماعت احمدیہ صوبہ اڑیسہ

جماعت احمدیہ اڑیسہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی اندوہناک وفات پر اظہار حزن والم کرتی ہے اور آپ کے خاندان سے اظہار تعزیت کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ سانحہ ارتحال یقیناً ہم سب کیلئے المناک ہے، مگر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں ہم تمام افراد جماعت احمدیہ اُڑیسہ آپ کے خاندان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے بارگاہِ رب العزت میں انتہائی تضرع اور دردمندی کے ساتھ دعا کرتے

(باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں)

وصایا:: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔..................(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15236:۔ میں عبدالکریم ولد مولوی عبداللطیف صاحب قوم قریشی پیشہ معلم عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.3.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ و غیر منقولہ جائیداد اس طرح سے ہے۔ مکان کاہلواں نزد قادیان جس کے 1/3 کا حصہ دار ہوں۔ رقبہ ایک کنال 10 مرلے۔ آبائی جائیداد میں 9 کنال زمین کپواڑا موضع ہفت ریڈا میں ہے خسرہ نمبر محکمہ مال 1093۔

اس وقت خاکسار بطور معلم وقف جدید خدمت بجالا رہا ہے۔ جہاں سے مجھے -/1000 روپے ماہوار ملتے ہیں جس کے 1/10 حصہ کی ادائیگی کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت مورخہ 1.3.03 سے نافذ العمل کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — العبد — گواہ شد

جاوید اقبال اختر چیمہ — عبدالکریم — نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15237:۔ میں شبیر احمد یعقوب ولد مکرم لعل احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 1984 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12.4.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ محترم والد صاحب بحیات ہیں۔ میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کرتا ہوں اور اس وقت میری تنخواہ -/2428 روپے ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ نیز اگر آئندہ کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.5.03 سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد انور احمد — شبیر احمد یعقوب — نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15238: میں مظہر احمد مبلغ سلسلہ ولد اکمل احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان (حال آرہ) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12.3.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ والد صاحب کا ایک مکان بمقام کرڈاپلی واقع ہے۔ اسمیں ہم چار بھائی حصہ دار ہیں جب بھی حصہ ملے گا مجلس کارپرداز کو اطلاع دوں گا۔

اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت ملازمت وقف جدید انجمن احمدیہ ماہوار -/2745 روپے معہ الاونس ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا اور اُس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت 1.4.03 سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد انور احمد — مظہر احمد — شاہ محمد رفیع احمد

وصیت نمبر 15239: میں رفیقہ ابراہیم زوجہ مکرم ایم ابراہیم کٹی صاحب قوم ہندوستانی پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 8.3.98 ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.4.03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری اس وقت درج ذیل جائیداد ہے۔

ایک مکان رہائشی معہ زمین ساڑھے آٹھ سینٹ نمبر 93/3 مکان نمبر KP-5/66۔ زمین 28 سینٹ نمبر 188/1/173 و 188/1/97 کل قیمت -/265000 تفصیل زیورات۔ کنگن 2 عدد 16 گرام۔ انگوٹھی 2 عدد 4 گرام۔ کان کی بالی 2 عدد 8 گرام۔ ہار ایک عدد 12 گرام۔ کل وزن 40 گرام۔ حق مہر -/301 روپے وصول شدہ قبل از بیعت۔ قیمت زیورات اندازاً -/20,000

میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے خورد و نوش ماہانہ -/500 پر تازیست حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

ایم ابراہیم کٹی — رفیقہ ابراہیم — محمد انور احمد

وصیت نمبر 15240: میں ایم ابراہیم کٹی ولد مکرم محی الدین کنجو صاحب قوم ہندوستانی پیشہ ملازم عمر 51 سال تاریخ بیعت 28.2.88 ساکن ماتھرا۔ ڈاکخانہ ماتھرا۔ ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.4.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری اس وقت درج ذیل جائیداد ہے۔ اراضی ساڑھے دس سینٹ خسرہ نمبر 188/1/973 قیمت اندازاً -/35000 روپے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ رہائشی مکان اہلیہ کی ملکیت ہے وہ بھی وصیت کر رہی ہے۔ خاکسار اسکول ٹیچر ہے ماہوار آمد -/5500 روپے ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھارت کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد انور احمد — ابراہیم کٹی — ایم عبدالسلیم

وصیت نمبر 15241: میں رابعہ راشدہ بنت مکرم محمد عبدالحق صاحب قوم شیخ پیشہ طالبہ عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.3.03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد ایک انگوٹھی طلائی جس کی قیمت -/500 روپے ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ خورد و نوش مبلغ -/300 روپے پر حصہ آمد ادا کروں گی۔ نیز آئندہ اگر کوئی مزید آمد و جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت مورخہ 1.3.03 سے نافذ العمل کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

محمد عبدالحق — رابعہ راشدہ — انور احمد

وصیت نمبر 15242: میں قاضی طارق احمد ولد قاضی ابوالہاسم صاحب قوم قاضی پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن بسنت پور ڈاکخانہ چندنگر ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13.10.02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ والد صاحب بحیات ہیں خاکسار اسوقت جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہے۔ اپنے جیب خرچ مبلغ -/300 روپے ماہوار پر حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر آئندہ کبھی کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.10.02 سے نافذ العمل کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد انور قادیان — قاضی طارق احمد — نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15243: میں منیر احمد خان مبلغ سلسلہ ولد مکرم جمعہ خان صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان (حال یمنانگر) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15.3.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت درج ذیل جائیداد غیر منقولہ ہے۔ زمین ذاتی ۲۰ مرلہ ترکھانہ والی میں ہے۔ زرعی زمین قریباً چھ ایکڑ مشترکہ تین بھائی اور تین بہنیں جسکی تقسیم جب بھی عمل میں آئے گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت خاکسار کا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ مبلغ 3092 روپے معہ الاونس تنخواہ ملتی ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں

(باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں)

امریکی فوجیں بغیر کسی الزام کے گرفتار ہزاروں عراقیوں کو سخت ایذا پہنچا رہی ہیں

انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے امریکی فوج پر الزام لگایا ہے کہ وہ عراق میں انسانی حقوق کی پامالی کر رہی ہے۔

تنظیم نے کہا کہ بغیر کسی الزام کے گرفتار ہزاروں افراد کے بارے میں اطلاعات حاصل کرنے کے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ ایمنسٹی کی ترجمان جوڈی ارینا س لیسیانے بتایا کہ کئی عراقیوں کو شدید دھوپ میں 48 گھنٹے تک زبردستی کھڑا کیا گیا۔ بار بار کی کوشش کے باوجود امریکی فوج نے تنظیم کی ٹیم کو عراقی جیلوں کا معائنہ کرنے کی اجازت نہیں دی۔

جیل کی خراب حالت کے خلاف قیدیوں نے جب ہنگامہ کیا تو 13 جون کو ایک قیدی کو گولی مار کر ختم کر دیا گیا۔ جیل سے رہا ہوئے ایک عراقی نے بتایا کہ وہاں لوگ مہینوں نہا نہیں سکتے اور صفائی نام کی کوئی چیز جیل میں نہیں ہے۔ امریکی فوج بچوں اور بڑوں کے ساتھ یکساں سلوک کر رہی ہے۔☆

ایران و شام کا حساب ضرور کیا جائے گا- صدر بُش کی دھمکی

ریاست ٹکساس میں اپنی رہائش گاہ پر اطالوی وزیر اعظم سلو بو ملبسکونی کے دورہ کے دوران صدر بُش نے ان دونوں ممالک کے بارے میں کہا کہ ان کا رویہ بالکل نا قابل قبول رہا ہے اور جو بھی ملک دہشت گردی کی حمایت کرے گا اس کا حساب خود کیا جائے گا۔

عراق کے بعد ایران اب امریکہ کے نشانے پر ہے۔ امریکہ نے اپنی جھینپ مٹانے کے لئے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ اس کے پاس پکے ثبوت ہیں کہ ایران میں ایٹمی ہتھیار بنانے کے لئے چین مدد کر رہا ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ ایران میں ایٹمی ہتھیار بنانے کے لئے جو کچا مال حاصل ہوا ہے اس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ یہ سامان چین نے دیا ہوا ہے ان جگہوں کا پتہ لگانے کے ساتھ ہی امریکہ نے ایران میں اپنی سرگرمی تیز کر دی ہے اور اس بات کی سخت ہدایت دی ہے کہ خفیہ ایجنسی اس بات کا پتہ لگائے کہ ایران میں اور کن کن جگہوں پر اس طرح کے پروگرام چلائے جا رہے ہیں۔ امریکہ نے اجتماعی بربادی کے ہتھیار رکھنے کے الزام میں عراق پر حملہ کیا تھا۔☆

برطانیہ میں 66% عوام کو یقین ہے کہ جنگ سے پہلے عراق کے پاس بھاری تباہی والے ہتھیار نہیں تھے

برطانیہ کے دو تہائی ووٹروں کا کہنا ہے کہ عراق کے خلاف جنگ کے معاملہ پر وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے عوام کو گمراہ کیا ہے۔ روزنامہ "مرر" کے مطابق جن لوگوں سے سوالات کئے گئے ہیں ان میں سے 66 فیصد کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے عراق کے لئے فوج روانہ کرنے سے پہلے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر گمراہ کیا ہے۔ اس سروے سے وزیر اعظم کو شدید دھکا پہنچا ہے وزیر اعظم کو پہلے ہی ووٹروں کو یہ سمجھانے میں دشواری ہو رہی ہے کہ عراق کے خلاف جنگ حق بجانب تھی۔ عراق میں وسیع پیمانہ پر تباہی مچانے والے ہتھیاروں کے معائنہ کے لئے مقرر اقوام متحدہ کی ٹیم کے چیف گزشتہ روز برطانوی سرکار کی طرف سے جنگ کو درست ثابت کرنے کے لئے پیش کئے گئے شواہد پر انگلی اٹھائی ہے۔ سروے کے مطابق 27 فیصد برطانوی عوام کو یقین ہے کہ وزیر اعظم نے دانستہ طور پر عوام کو گمراہ کیا ہے جبکہ 39 فیصد لوگوں کا خیال ہے کہ انہوں نے غیر دانستہ طور پر عوام کو گمراہ کیا ہے۔ سروے میں بتایا گیا ہے کہ 35 فیصد لوگ جنگ کی وجہ سے وزیر اعظم ٹونی بلیئر پر اعتماد کھو چکے ہیں جبکہ شری بلیئر کی اپنی لیبر پارٹی سے وابستہ 11 فیصد لوگوں کا بھی یہی کہنا ہے کہ انہیں اب وزیر اعظم پر اعتماد نہیں رہا۔ سروے میں 66 فیصد لوگوں کو یقین ہے کہ جنگ شروع ہونے سے پہلے عراقی صدر صدام حسین کے پاس وسیع پیمانہ پر تباہی مچانے والے ہتھیار نہیں تھے۔☆

فدائی حملوں کی تعریف پر روم کی جامع مسجد کے امام برخاست

اٹلی میں حکام نے روم کی جامع مسجد کے امام کو فلسطینی خودکش بمباروں کی تعریف کرنے کے الزام میں برخاست کر دیا ہے۔ یورپ کی سب سے بڑی مسجد کے امام عبدالسمیع محمود ابراہیم موسیٰ پر یہ بھی الزام ہے کہ انہوں نے گزشتہ دنوں اپنے خطبے کے دوران اسلام کے دشمنوں کو نیست و نابود کرنے کی دعا کی تھی۔ بتیس سالہ عبدالسمیع محمود ابراہیم موسیٰ مصر کے شہری ہیں اور انہیں حال ہی میں روم کی جامع مسجد کا امام مقرر کیا گیا تھا۔ ان کے خطبے کے چند روز بعد اٹلی کے وزیر داخلہ نے کہا تھا کہ ملک کی مساجد کو تشدد کے مبلغوں اور اٹلی میں غیر ملکی مفادات کے ایجنٹوں سے پاک کرنے کی ضرورت ہے کسی دیگر حلقوں میں بھی اٹلی کے وزیر اعظم سلویو برلسکونی سے مسٹر موسیٰ کو ملک بدر کر کے واپس مصر بھیجنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اسلام اٹلی کا دوسرا بڑا مذہب ہے اور حال ہی میں پولس نے کئی مسجدوں پر القاعدہ کے مبینہ شدت پسندوں کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے تھے اسی سال کریمونا اور فلورنس میں واقع مسجدوں کے امام صاحبان کو شدت پسند گردپوں سے روابط کے شبہ میں گرفتار کر لیا تھا۔ (مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولہ پور مہاراشٹر)

امریکی فوجیوں کی بڑھ رہی ہلاکت پر ملک میں تشویش کی لہر
بُش انتظامیہ پر نکتہ چینیوں کی بوچھاڑ

یکم مئی کو امریکی صدر جارج بش کی طرف سے عراق میں جنگ کے خاتمہ کا اعلان کے بعد سے عراق میں تعینات امریکی خیموں پر حملوں کا سلسلہ جاری ہے ان حملوں میں اب تک 151- امریکی فوجی مارے جاچکے ہیں۔ 14 جولائی کو وسطی بغداد میں امریکی فوجی گاڑی پر راکٹ سے کئے گئے ایک بم حملے میں ایک امریکی فوجی ہلاک اور چھ دیگر زخمی ہو گئے۔ اسی دن دو گھنٹے بعد بغداد ایئر پورٹ کے نزدیک ایک فوجی شدید زخمی ہو گیا۔ 16 جولائی کو ایک امریکی فوجی ہلاک اور اس وقت زخمی ہو گئے جب ایک بم بغداد کے مغربی علاقہ کی ایک شاہراہ کے نزدیک پھٹ گیا۔ ایک امریکی فوجی جوز کولون نے بتایا کہ جب ہم ایک کارواں کی شمل میں اپنی کاروں میں چل رہے تھے تو ہم نے ایک بہت بڑا دھماکہ سنا اور ایک ٹرک اُڑ گیا۔ 20 جولائی کو دو امریکی فوجی علی الصبح اس وقت ہلاک ہو گئے جب شمالی شہر موصل کے قریب گوریلوں نے ان پر بندوقوں اور راکٹ کے ذریعہ داغے جانے والے گولوں سے حملہ کیا۔ عراق پر امریکی فوج نے 20 مارچ کو چڑھائی کی تھی اس وقت سے اب تک 151 امریکی فوجی مارے جاچکے ہیں۔

ان وجوہات کی بناء پر ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبروں اور آئندہ صدارت کے لئے نو امیدواروں نے صدر بش پر نکتہ چینیوں میں اضافہ کر دیا ہے ان کا کہنا ہے کہ غلط خفیہ رپورٹوں کی بنیاد پر صدر بش نے اس جنگ کو جائز قرار دیا تھا۔

ایک لاکھ اڑتالیس ہزار امریکی فوجیوں میں مایوسی اور ناراضگی پیدا ہو رہی ہے کیونکہ انہیں ایک شدید مخالفانہ ماحول میں عراق کے اندر پولیس کے فرائض بھی انجام دینا پڑ رہے ہیں۔ امریکہ میں ان کے خاندان والوں میں بھی احساس محرومی بڑھتا جا رہا ہے کیونکہ ان لوگوں کو توقع تھی کہ ان کے نوجوان بیٹے اور جوان شوہر جلد واپس وطن آجائیں گے۔ اے بی سی ٹی وی چینل کے گڈ مارننگ پروگرام میں عراق میں ایک مایوس فوجی نے کہا کہ اگر وزیر دفاع رمز فیلڈ یہاں ہوتے تو میں ان سے ان کے استعفے کا مطالبہ کرتا۔ امریکہ کو ہر مہینہ عراق پر قبضہ قائم رکھنے کے لئے تین ارب نوے کروڑ ڈالر خرچ کرنے پڑ رہے ہیں۔ 2004 کے صدارتی انتخاب کے ایک امیدوار سینیٹر جوزف لیبر مین نے کہا کہ صدر بش اپنی دو خطرناک عادتوں کو دہرا رہے ہیں ایک امریکی عوام کی غلط رہنمائی کرنا اور دوسری اپنی غلطیوں کی ذمہ داریوں کو قبول نہ کرنا۔☆

صدر بُش کی مقبولیت میں بھاری گراوٹ

سروے کئے گئے 1006 امریکیوں کی آدھی تعداد کا کہنا ہے کہ عراق میں اتنے امریکیوں کا مارا جانا نا قابل قبول ہے۔ یہ بات اے بی سی نیوز اور واشنگٹن پوسٹ کے جائزے سے سامنے آئی ہے۔ سروے کے نتائج یہ ظاہر کرتے ہیں کہ عراق میں امریکی ہلاکتوں پر تشویش بڑھ رہی ہے بش انتظامیہ میں اعتماد گھٹ رہا ہے اور یہ شک بھی فروغ پا رہا ہے کہ آیا عراق میں ہونے والی جنگ واقعی لڑی جانی چاہئے تھی؟ یہ سروے 9 اور 10 جولائی کو کیا گیا تھا۔ پہلی مرتبہ سروے والے 52 فیصد افراد نے کہا کہ عراق میں اتنے لوگوں کا مارا جانا قابل قبول نہیں ہے حالانکہ 57 فیصد نے کہا کہ لڑائی کرنا درست تھا مگر یہ بات کہنے والوں کی تعداد گھٹی ہے۔ اپریل کے آخر میں 90 فیصد لوگوں نے یہ بات کہی تھی۔ 50 فیصد لوگوں کا خیال ہے کہ بش انتظامیہ نے اس ثبوت کو دانستہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا تھا کہ عراق کے پاس بڑے پیمانے پر تباہی کے ہتھیار موجود ہیں۔ 80 فیصد لوگوں نے عراق کے طویل مشن کی وجہ سے "دلدل میں پھنسنے" پر تشویش ظاہر کی ہے۔☆

بلیک میل کرنے والے گروہ کا سرغنہ، اجمیر کے درگاہ کا خادم سید نفیس چشتی، گرفتار

اجمیر شریف میں جوان لڑکیوں کی آبرو ریزی کے بعد ان کی عریاں تصاویر کھینچ کر انہیں بلیک میل کرنے والے گروہ کے سرغنہ سید نفیس چشتی کو نئی دلی کی جنوب مغرب پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ اسے پکڑوانے والوں کو راجستھان پولیس نے 25 ہزار روپے انعام دینے کا اعلان کیا تھا۔ نفیس چشتی اجمیر میں ہوئے سنسنی خیز بلیک میل کانڈ کا سرغنہ تھا وہ رئیس خاندان کی لڑکیوں کی بدمعاشوں کے ساتھ ملکر اجتماعی آبرو ریزی کرتا اور ان کی ننگی تصاویر لے کر انہیں بلیک میل کرتا تھا اس معاملہ میں شکایات درج ہونے پر راجستھان کی سی آئی ڈی برانچ نے اس گروہ کے 12 لوگوں کو گرفتار کیا۔ سید 6 ملزموں کے ساتھ فرار ہو گیا تھا گرفتار ملزموں میں سے 8 کو عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ اس پورے حادثہ میں خاص بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ اجمیر کی اس درگاہ میں ہوا جس کی اپنی ایک پہچان ہے اور جہاں دور دراز سے لوگ آتے ہیں وہاں کے ایک خادم نے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر یہ گھنونا کھیل کھیلا۔ درگاہوں میں زنا اور نشیلی چیزوں کی سمگلنگ کے واقعات سننے کو ملتے ہیں۔ درگاہوں اور مزاروں کے بارہ میں عام سوچ یہی ہے کہ وہاں ہر قسم کے غلط کام ہوتے ہیں۔ یہ خبر بھی ملی ہے کہ دلّی کے حضرت نظام الدین علاقے میں بنی غالب کے مزار پر جوا کھیلا جاتا ہے۔

(رپورٹ خورشید عالم- سرس سلل نئی دہلی جون 2003)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol :52 Tuesday 29 July 2003 Issue No. 30

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

بقیہ صفحہ: (1)

جلد بازی سے کام نہ لو یہ نشان اپنے وقت پر پورا ہوتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ میں آؤں گا اور ضرور آؤں گا وہ سچے وعدوں والا خدا ہے اور جب اس نے کہہ دیا کہ میں دشمن کو گھیروں گا تو وہ ضرور گھیرے گا اور ضرور گھیرے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کے وعدوں کو ٹال نہیں سکتی ہاں ایک شرط ہے ہم سچے دل سے اسپر ایمان لے آئیں اسی کے ہو جائیں اس کا خوف اس کی خشیت ہم پر طاری ہو ہر معاملہ میں تقویٰ ہمارا اوڑھنا بچھونا ہو تا کہ ہماری کمزوریوں کی وجہ سے خدائی وعدے موخر نہ ہو جائیں اس کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا جو آپؑ نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی بیان فرمائی۔ اور حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے ہم سے کوئی ایسا فعل سر زد نہ ہو جو ہمیں ان دعاؤں سے دور کر دے ان دنوں آپ سب بھی دعائیں کریں اور دعاؤں پر بہت زور دیں تمام آنے والے مہمانوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور کچھ لوگ آرہے ہیں راستے میں ہیں ان کو دُعاؤں میں یاد رکھیں اور اس جلسہ سے فیضیاب ہونے کیلئے جو گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور اپنی خواہش کے باوجود نہیں آسکے ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں وسیع پیانے پر عارضی انتظامات ہونے کی وجہ سے بعض انتظامی کمیاں رہ جائیں گی تو ایسی صورت میں کارکنوں سے اپنے بھائیوں سے عفو اور در گذر کا سلوک کریں کوئی کارکن بھی جان بوجھ کر اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ سب بڑے جذبہ اور بڑے شوق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر مستعد ہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر جب آپ عفو اور در گذر کا سلوک کریں گے تو یہ بھی آپ کی نیکیوں میں شمار ہوگا اور یقیناً جلسہ کی برکات میں سے ایک برکت کے حصول کا ذریعہ ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کے طریق کے خلاف ہے کہ اگر کوئی خدا کی خاطر کام کرے اور وہ اس کا اجر نہ دے تو اللہ کرے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر اللہ کے فضل دیکھیں اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو ہمیشہ اللہ کے فضل پر اس کا بے انتہا شکر کریں اور اس کے شکر گذار بندہ بن جائیں۔ کہ جب بندہ اس دیالو کا شکر کرتا ہے کیونکہ اللہ کی ذات بہت دیالو ہے بہت دینے والی ہے تو وہ پہلے سے بڑھ کر اپنے فضل نازل فرماتا ہے فرمایا بادشاہوں کے خزانے تو خالی ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے ہر شکر کرنے پر پہلے سے بڑھ کر وہ اپنے وعدوں۔ کے مطابق اپنے بندے کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے حصہ دیتا چلا جاتا ہے شکر گذاری کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ جس مقصد کیلئے آپ آئے ہیں جلسہ سننے کیلئے جلسے کے پروگراموں میں بھرپور حصہ لیں بھرپور شمولیت اختیار کریں اس سے فائدہ اٹھائیں اور ان تین دنوں میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی بسر کریں اپنے وقت کو صرف کریں اللہ تعالیٰ سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔

فرمایا آخر پر دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کیونکہ دُعاؤں سے ہی ہمارے سب کام سنورتے ہیں اور دعاؤں سے ہی ہر قسم کے فیوض و برکات نصیب ہوتے ہیں جلسے کے ان ایام میں کثرت کے ساتھ دعائیں کریں اور چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کرتے رہیں درود شریف کا التزام کریں اور کثرت سے استغفار کریں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور جلسے کی تمام علمی اور روحانی برکتوں سے فیضیاب فرمائے۔

فرمایا یہاں یہ بھی ذکر کر دوں کہ انگلستان کی ایمبیسیز نے مختلف ملکوں میں جلسہ کی وجہ سے بڑے کھلے دل کے ساتھ ویزے جاری کئے ہیں تو جو لوگ جلسے پر اس نیت سے ویزہ لیکر آئے ہیں کہ جلسہ سننا ہے بلکہ ان دنوں میں اس نیت سے ویزہ لیا تھا کہ جلسہ پر جارہے ہیں یا یہ اظہار کیا کہ جلسہ سننے جارہے ہیں انہیں بہر حال اپنے ملکوں کو واپس جانا ہے کوئی بھی ان میں سے یہاں یا کسی بھی یورپین ملک میں نہ رہ جائے اور جلسے کے بعد اپنے اپنے ملکوں کو واپس جائیں۔

دسواں مرکزی سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت

جیسا کہ تمام لجنات بھارت کو علم ہے کہ امسال لجنہ اماء اللہ بھارت کا مرکزی اجتماع منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ اس کے لئے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13.12.11 / اکتوبر 2003ء (بروز ہفتہ اتوار اور سوموار) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

تمام صوبائی صدرات اور مجالس کی صدرات سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ممبرات اور نمائندگان کو اسمیں شامل کرنے کی کوشش کریں اور تیاری کروائیں۔ نیز اس اجتماع کی ہر لحاظ سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتی رہیں۔ اس اجتماع کیلئے پروگرام ماہ دسمبر 2002 میں تمام مجالس کو بھجوا دیا گیا تھا۔ اگر کسی مجلس کو پروگرام نہ پہنچا ہو تو فوری طور پر دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت سے رابطہ کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

جب تک مضامین پڑھتا رہا میرے آنسو رواں رہے

مکرم ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ بدر۔ جناب عالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید کرتا ہوں کہ آپ خدا کے فضل و احسان کے ساتھ بعافیت ہوں گے میرا یہ خط آپ کے ذریعہ بھیجے گئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فوٹو پر تہہ دل کے ساتھ شکریہ ادا کرنے کیلئے ہے۔ جب میں نے بڑا ملفوت اخبار بدر کا دیکھا تو متعجب ہوا کہ اخبار بدر لفافہ میں کیوں؟ لیکن میری خوشیوں کا ٹھکانا نہ رہا جب میں نے ملفوف میں اخبار بدر کے ساتھ پیارے آقا کا خوبصورت فوٹو گراف دیکھا۔ میں 23 اپریل سے ہی اپنے پیارے آقا کے فوٹو گراف کے بارہ میں سوچ رہا تھا۔ مجھے شاید جلسہ سالانہ قادیان تک انتظار کرنا پڑتا۔ گو میں نے اپنے آفس کی Website سے پیارے حضور کے فوٹو کا ایک خاکہ ضرور حاصل کر لیا تھا مگر اس فوٹو کی تو بات ہی کچھ اور ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

اس خط ہذا کے ذریعہ میں آپکو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق خوبصورت نمبر اور مفید معلومات شائع کرنے کیلئے مبارک باد بھی دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس مفید کوشش کو قبول فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔ "دورِ خلافت رابعہ کے متعلق میری حسین یادیں" کے عنوان سے بعض مضامین بہت دلچسپ اور رُلا دینے والے تھے۔ جب تک یہ مضامین میں پڑھتا رہا میرے آنسو رواں رہے۔ (نصرت ریسرچ طالب علم بنگلور ڈیپارٹمنٹ آف ان آرگینک اینڈ فزیکل کیمسٹری)

ڈاکٹروں کی ضرورت ہے

مکرم سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں نے اطلاع دی ہے کہ افریقہ میں خدمات بجالانے کیلئے مخلص M.B.B.S اور B.D.S ڈاکٹر صاحبان کی ضرورت ہے۔ بھارت کے جو احمدی ڈاکٹر صاحبان / لیڈی ڈاکٹر اس سلسلہ میں خواہشمند ہوں وہ دفتر نظارت علیا سے وقف کے کاغذات حاصل کر کے پُر کر کے بھجوا دیں تا کہ اگلی کارروائی کی جا سکے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

بقیہ صفحہ: (13)

ہیں کہ مولیٰ کریم آزمائش کے اس دور میں جماعت کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضل سے ہر قسم کے کٹھن امتحان میں پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر دائمی برکات اور انوار کی بارش فرمائے اور اعلیٰ علیین میں آپ کو درجات رفیعہ عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔ آپ کا اولوالعزم دور خلافت مبشر اور انتہائی برکات سے معمور رہا۔ اس مبارک اور درخشندہ دور میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار جلالی و جمالی نشانات ظاہر ہوئے اور جماعت مومنین کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنے نیز غلبۂ اسلام کو مختلف منصوبوں کے ذریعہ قریب سے قریب تر لانے میں آپ کا یہ مبارک دور ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے رحمت کے بے پایاں شاکر ہیں کہ اس نے اپنے خاص فضل اور رحم سے جماعت احمدیہ میں خلافت قدرت ثانیہ کی شکل میں جاری رکھی ہے اور جماعت کو ایک بار پھر ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی توفیق بخشی ہم صدقِ دل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ ہم جملہ نیک اور معروف کاموں میں آپ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کریں گے۔ ہم اس یقین سے پر ہیں کہ آپ کی خلافت کا انتخاب منشاء ایزدی اور نصرت الٰہی سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی برکات سے نوازے اور روح القدس سے آپ کی تائید فرمائے اور آپ کا حامی اور ناصر ہو اور آپ کے بابرکت دورِ خلافت میں احمدیت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ ہم سب کو آپ کی کامل اطاعت اور دائمی وابستگی کی اور آپ کے عہد مبارک میں دین کی خدمت کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبد الباسط خاں صوبائی امیر، اڑیسہ)